رجسٹرڈ ایل نمبر ۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۴۰	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے	۲۹	نومبر ۱۹۱۲ء	نمبر ۴۸

سکولوں کی کتابیں

اردو

اُردو کی پہلی کتاب	۱/
اُردو کی دوسری کتاب	۲/
اُردو کی تیسری کتاب	۳/
اُردو کی چوتھی کتاب	۴/
رومن اُردو کی پہلی کتاب	۲/
رومن اُردو کی دوسری کتاب	۳/
رومن اُردو کا قاعدہ کننگ صاحب کا	۸/
فارسی اُردو کا قاعدہ ۶ پائی وار	

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۹۶ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

شرح:- خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا کرونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری میز کرسی وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے قیمت رکشا للعہ سے ماعہ کرونول لعہ +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک	۱۲/
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک پیشگی	۲/۸
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول ڈاک مابعد	۳/
غیر ممالک سے معہ محصول ڈاک	۴/

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائیگی +

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۲/	۵	۸/
چوتھائی کالم	۵	۸/	للعہ
نصف کالم	۸/	للعہ	۲۰عہ
پورا کالم	للعہ	۲۰عہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	۵۰	۱۰۰

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ اور ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

یہہ کتابیں کرسچین بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای۔ ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی۔ ایل۔ ایس بذریعہ وی۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نئی کتابیں

ہنڈ بُک سنڈے سکُول - مصنّفہ ایڈورڈ ڈاے آئنٹ صاحب رومن اردو صفحہ ۱۲۰ یہہ کتاب ہر ایک سنڈے سکول سپرنٹنڈنٹ اور اُستاد کیواسطے ایک خاص قاعدہ عوام کے پڑھنے کے لیئے ہر تا ہیر بچونکوں کو تعلیم دینے میں بڑا مفید آلہ قیمت ۴ر ۶ر ۸ر +

صحت جسمی - مصنّفہ قاضی میر محمد کوٹھی - فارسی اردو قیمت ۴ر صفحہ ۶۲ یہہ نہایت مفید کتاب جو ہر ایک خاندان کے ساتھ رہنی چاہیئے +

انجیل برنباس - مصنّفہ عبدالاحد از کاٹرہ کئی سال ہوئے کہ مشہور جعلی انجیل برنباس کا ترجمہ جو ۲۰۰ برس کے عرصہ تک غائب ہو گئی - پادری بنگسن صاحب کی کوشش سے جرمن کے ایک کتب خانہ میں پائی گئی - اس کتاب کے حالات اس چھوٹے رسالہ میں پیش کیئے جاتے ہیں - قیمت ۲ر +

مسیح کی تعلیم { مصنّفہ ڈاکٹر جے ڈبلیو - رابرٹسن صاحب جسکو ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹلی صاحب نے ترجمہ کیا - فارسی - اُردو اور رومن بھی چھاپی گئی - قیمت ۴ر اُردو ۸ر اور ۱۲ر +

یہہ کتاب نہایت ضروری - ہر ایک مسیحی کو چاہیے کہ اسکا مطالعہ کرے - مسیح کی تعلیم کی اونچائی اور گہرائی کا ظہور ہے +

خاندانی فرائض - ۱۲۰ صفحے قیمت اردو ۴ر ۸ر ۱۲ر رومن ۸ر - اگر لوگ اپنے اپنے گھر کا انتظام اس کتاب کی ہدایت کے مطابق بناویں تو زندگی کی خوشی اور مبارکبادی بہت ترقی پذیر ہو جاویگی +

آخری بات کی ہدایت اس مضمون پر کہ ہر ایک آدمی اپنے گھر یعنی رہایش کا گھر رکھے اور کس طرح پاوے ؟ کتاب کی قیمت صدہا گنی قیمتی ہے +

ویدک شائستگی - قیمت رومن اُردو ۸ر +

ویدوں کی اصل - فارسی اردو قیمت ۱ر

ذات وچار - فارسی اردو قیمت ۲ر +

جنرل گارفیلڈ صاحب کی سوانح عمری فارسی اُردو ۳ر +

دائی گری - مصنّفہ ڈاکٹر ایڈیتھ براؤن صاحبہ ساکن لودیانہ - رومن اُردو عا - فارسی اردو ۱۲ر +

یہہ کتاب میڈیکل سکولوں اور ہسپتالوں میں ٹکسٹ بک کے طور پر استعمال کیجاتی ہے - ہر ایک گھر میں اسکی ضرورت محسوس ہوتی ہے اس لیئے ہر ایک خاندان میں اس کی ایک جلد ہونی چاہیئے +

ہدایت تیمارداران - یہہ کتاب اِس نیت سے تصنیف کی گئی کہ ہسپتال کے ملازموں کے لئے مدد دیجاوے - لہذا وہ ہر ایک ہسپتال اور میڈیکل سکول کے لئے سندی کتاب ہے - ہر ایک گھرانے میں ایسی کتاب فائدہ سے خالی نہیں رومن اُردو قیمت عہ ر +

کتابوں کی فہرست مُفت بھیجی جاتی ہے

یہہ کتابیں کرسچن بُک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای - ایم ویری صاحب آنریری سکرٹیری سی - ایل - ایس بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

فہرست مضامین

نور افشاں

لودیانہ ۔ جمعہ ۔ ۲۹ نومبر ۱۹۱۲ء

گلدستہ اخبار

ترکوں نے چاتلجہ پر سخت مقابلہ کیا۔ وہ پسپا کئے گئے اور ۲۵ مقتول چھوڑ کر بھاگ گئے۔

صوفیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ اہل سرویہ نے روڈسٹو اور ارگلی اسیلوری و ملیدیا پر قبضہ کرلیا۔

صوفیہ کے مراسلات صرف اس بیان تک محدود رکھے گئے کہ فوج سٹنجہ کے سامنے پہونچ گئی ہے۔ اور ادریانوپل کا محاصرہ خاتمہ کے قریب پہونچتا جاتا ہے۔ اور وہاں بیماری پھیلی ہوئی ہے اور خوف ہے کہ باشندے فاقہ کشی سے مرجائینگے۔ الٹی پلٹی خبروں کے آنے کے سبب سے جنگی حالت ایک چیستان ہوگئی ہے۔ اب لوگ اسباب کو قبول کرنے لگے ہیں کہ مختلف کارروائیوں کا اعلان قبل از وقوع واقعہ کردیا گیا۔ اور کسی نہ کسی طرح اُن خبروں کا نتیجہ یہ ہوا کہ پبلک پر فوج کی کارروائیوں کا حال پوشیدہ رہا۔

قسطنطنیہ کی تار برقیوں میں بیان ہے کہ سٹنجہ میں جنگ موقوف ہوگئی ہے۔ جہاں اب تک صرف بیرونی مقاموں پر خفیف طور کے مقابلے ہوتے رہے۔ لیکن لفٹنٹ ٹوبڑنے کی تار برقی میں بیان کیا ہے کہ تین دن سے برابر نہایت ہی خونریزانہ جنگ ہو رہی ہے۔ ترک بڑے زوروں میں مقابلہ کررہے ہیں۔ لیکن اُن کا مقابلہ اب ضعیف ہوتا جاتا ہے۔

شہر جے پور میں سخت طاعون پھیلا ہے۔ ایک ہفتہ کے اندر ۴۳۰ موتیں اسوقت تک ہوئی ہیں۔

قسطنطنیہ کی ایک تار برقی میں بیان ہے کہ گرد اور جہاز ینیہ سے اس مضمون کی تار خبریں وصول ہوئیں کہ ترکی بیادہ فوج سات ہزار پانچسو سے لے کر سات ہزار نو سو میٹر کے فاصلہ سٹنجہ اور دریگنکوی اور ریمیں ادرینہ وغیرہ مقامات کی تجدیدیوں کی طرف اہل بلغاریہ کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا اور نقصان کثیر پہونچایا۔

ماہ اکتوبر میں برٹش تجارت داخلہ کی مقدار ۳۲۱۷۶۲ پونڈ اور تجارت خارجہ کی مقدار ۴۷۸۷۶۷۰۹ تھی۔ خام اون کی درآمد میں ۴۴۹۲۲۳ پونڈ اور روئی کی درآمد میں ۷۰۴۲۴۱ پونڈ اور سوتی اور اونی کپڑے کی درآمد میں ڈیڑھ ملین پونڈ کا اضافہ ہوا۔ کوئلہ کی برآمد میں ۴۳۲۵۵۳۱۰ پونڈ اور فولادی اشیاء کی برآمد میں ۲۳۰۷۲۰۱ پونڈ اور جہازوں کی بیرونی فروخت میں ۸۶۷۳۷۶ پونڈ اور کلوں کی تجارت خارجہ میں ڈیڑھ ملین پونڈ کا اضافہ ہوا۔

ریکا کا ایک تار مظہر ہے کہ خوفناک موسم کے باعث سے جو خاموشی ہوگئی تھی اس کے بعد اب مانٹی نیگرو نے سقوطری پر گولہ باری شروع کی ہے۔ پیدل سپاہ نے دن بھر جومسٹ کے مورچوں پر حملہ کیا اور ترکوں کو مورچوں سے نکال دیا۔

یونان نے خنتیا کے شمال مشرق میں مقسونا میں قبضہ کرلیا۔

وبروگڈھ سے ایک سخت حادثہ کی خبر موصول ہوئی ہے۔ ۱۱۴ پٹن کے ۴۵ مرہٹہ سپاہی ایک کشتی پر سوار ہوکر دریا عبور کرتے تھے کہ کشتی منجدھار میں الٹ گئی ۴ سپاہی غرق ہوگئے۔ اور کئی رائفلیں ضائع ہوئیں۔ اور سخت نقصان ہوا۔

جدید شہر ڈیرہ غازیخاں کی بستی کے قریب چاول کی ممانعت حکماً کی گئی ہے۔ یہ سول سرجن صاحب کی رائے کے مطابق ہے۔ آبادی شہر کے نزدیک کاشت چاول مضر صحت سمجھی گئی ہے۔ حضور لفٹنٹ گورنر نے بالفعل حکم دیاہے۔

کیمبلپور ضلع اٹک کے رقبہ مشتہرہ میں جدید محصولات یکم اکتوبر سے نافذ ہونے والے تھے۔ اب یکم جنوری ۱۹۱۳ء سے نافذ ہونگے۔

جالندھر شہر کے اسٹیشن سے نکودر تک ۲۰ میل لمبی ۲½ فٹ چوڑی پٹری کی ریلوے لائن تعمیر کرنے کی منظوری صاحب وزیر ہند نے عطا فرمائی ہے۔

اخبار کی باتیں

چنے۔ اور جو گذشتہ تین یا چار سال سے بہت زیادہ بیرونی ملکوں میں جانے لگے ہیں ۱۹۰۷ء اور ۱۹۰۸ء میں ۵۷۵۸۱۸ ٹن جو باہر بھیجے گئے تھے لیکن امسال ۲ لاکھ ٹن بھیجے گئے۔ چنانچہ ۱۹۰۹ء و ۱۹۱۰ء سے اب ۴ گنا زیادہ باہر بھیجا جاتا ہے۔

بلجیم اور جرمنی۔ ہندوستان کے جو و چنا بہت خریدتے ہیں اور جو کو شراب کے لئے اور چنے کو مویشیوں کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

انسپکٹر جنرل آف سول ہوسپٹل کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ گذشتہ سال اس صوبے میں ۳۲ شفا خانے طاعون اور بخار کے لئے ایسے جاری کئے گئے تھے کہ جو جگہ بجگہ ضرورت کے مطابق ہٹائے جاتے تھے۔ ان میں لاکھ لوگوں کا علاج ہوا اور تپ سم کی بیماریوں کا علاج ہوا۔ اگلے سال ۴۴ ایسے شفا خانے طاعون کے لئے اور ۱۲ بخار کے لئے رکھے جائینگے۔

یونائیٹڈ سٹیٹ آف امریکہ کے وائس پریذیڈنٹ مسٹر Sherman گذشتہ ہفتے میں مر گئے۔

امریکہ کا ایک بڑا جنگی جہاز حال میں تیار ہوا ہے۔ اس میں دس ایسی توپیں ہیں جن میں ۱۴ انچ کا گولہ چلیگا۔ اور اس کی رفتار بھی اکثر جہازوں سے تیز ہوگی۔

کراچی میں گورنمنٹ کا حکم ہوا ہے کہ بے تار کی برقی کا بڑا اسٹیشن قائم کیا جائے۔ آتے جاتے جہازوں کیساتھ تعلق رہے۔

بادشاہ سلامت کے پاس دہلی اور درخواستیں بھیجنے کے قوانین ترمیم ہوئے ہیں۔ اور گزٹ آف انڈیا میں شائع کئے گئے ہیں۔

ہندوستان کے ریوے کی آمدنی جو ۱۹ اکتوبر تک ہوئی ہے اس میں گذشتہ سال کی نسبت ۴ کروڑ سے زیادہ کی بیشی ہوئی ہے۔

ترکی لوگ اب تک اپنے لوگوں میں ایسی خبریں پھیلاتے جاتے ہیں گویا وے بلغارین وغیرہ کو ہرا رہے ہیں۔ لیکن اب چونکہ سلطان روم نے یورپ کی سلطنتوں سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ لڑائی رکوادیں اور صلح کا انتظام کریں۔ بس اب آئندہ نہیں ہے۔ کہ جھوٹی خبروں کو لوگ یقین کرینگے۔

پنجاب کے Lieutenant Governor نے ۸ دن کو گوجرانوالہ میں نئے خالصہ ہائی سکول کی نیو ڈالی اور وہاں کے طالب علموں کو انعام بھی تقسیم کیا۔ ان کی عمارت میں ۱½ لاکھ روپئے سے زیادہ صرف ہونگے۔

حیدرآباد (دکن) کے ایک بازار میں آگ لگی۔ اور وہاں کے ایک بارود کے گودام قریب ہونے کی وجہ سے بہت لوگ زخمی ہوئے۔ ایک سو لوگ مر گئے اور ۳۰۰ لوگ زخمی ہوئے۔

پنجاب میں جہلم ندی میں بند وغیرہ لگانے کے لئے بورڈ سید وانخاں کے قریب ایک نہر جاری کی جاویگی۔

شملہ کے پہاڑوں پر بادل ہو رہے ہیں اور اولے وغیرہ کے پڑنے سے یکبارگی ٹھنڈ بہت ہوگئی ہے۔

کراچی میں سے اکتوبر کے اخیر تک ۱۴ لاکھ ٹن گیہوں باہر بھیجے گئے۔

مسٹر کوڈی (Cody) نے ارادہ کیا تھا کہ یورپ سے ہوائی جہاز پر چڑھ کر ہندوستان کو آویں۔ پر چونکہ ترکستان میں اب لڑائی چل رہی ہے ان کو اپنا ارادہ ملتوی کرنا پڑا۔ صاحب موصوف نے ہوائی جہاز اڑانے کی زمانتوں میں ڈیڑھ لاکھ روپئے سے زیادہ انعام پائے ہیں۔

یونائیٹڈ سٹیٹ امریکہ کے پریذیڈنٹ ڈاکٹر چنے گئے ہیں۔ صاحب موصوف پرسبٹرین گرجے کے سرگرم ممبر ہیں۔

سیام کے مرحوم بادشاہ کی جائیداد انگلستان میں ۶½ کروڑ روپئے سے زیادہ کی پائی گئی۔ اور حال کے بادشاہ کو دی گئی۔

شاہنشاہ روس کے بیٹے Czare Vitch اب تک سخت بیمار ہیں۔ انہوں نے ایک ناؤ میں کودنے میں کچھ اندرونی چوٹیں کھائی تھیں۔ جن کی وجہ سے ان کی ٹانگ میں سوزش ہوگئی۔ اور ۳ ہفتے علاج کے بعد آپ مرتے مرتے بچے۔ اور اس سے زخم اور سوزش رہ گئی۔ بس اب ڈاکٹر کی رائے ہے۔ کہ ان کی ٹانگیں بہت کم استعمال نہ ہو سکینگی۔ اور ان کی بیماری جلد اچھی نہ ہوگی۔

لڑائی کا سلسلہ اب تک ویسا ہی چل رہا ہے۔ بلغارین ایڈریانوپل کے چاروں طرف ہلکے اندرونی قلعوں میں بھی فتیاب ہو چکے ہیں۔ اور ترکیوں کی ٹوٹی پھوٹی فوجیں قسطنطنیہ میں آ گئی ہیں لیکن معلوم نہیں کہ بلغارین لوگوں کا اب کیا ارادہ ہے۔

ابھی تک ایلومینیم دھات کے برتن بازاروں میں دکھائی دیتے تھے۔ لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ ایلومینیم کو جس قدر پتلا اور ہلکا بنانا چاہو بنا سکتے ہو۔ چنانچہ ولایت میں اس دھات کے جوتے ٹوپیاں۔ چھتے۔ نکٹائی۔ دوشالے۔ فیتے وغیرہ تیار ہوگئے ہیں۔ گویا جہاں اب تک یہ دھات توروں کے حساب سے فروخت ہوا کرتی تھی۔ وہاں اب گزوں کے حساب سے فروخت ہوا کرے گی۔

چتلجہ میں سوفیہ کی حالت کے تعلق بہتیری افواہیں مشہور ہیں۔ ایک اخبار سے یہ خبر ملی ہے کہ سخت جنگ ہو رہی ہے۔ اور چھ قلعوں پر قبضہ ہوگیا ہے۔ جن میں سے دو قلعے نہایت ضروری تھے۔ یہ بھی بیان ہوا ہے کہ نقصان بہت سخت ہوا لیکن سرکاری طور سے بیان کیا گیا ہے کہ اب تک کوئی سخت جنگ نہیں ہوئی۔ صرف بیرونی مقاموں پر چھیڑ چھاڑ ہوتی آئی اور چتلجہ کی لینوں کے مرکز سے شمال اور جنوب جانب تین گاؤں پر قبضہ ہوگیا ہے۔

ایل پیل اسونے سقوطری پر پھر حملہ کیا۔ دو روز کی گولہ باری کے بعد شہر کے سامنے پیدل فوج نے سیدھا ان پر حملہ کیا اور اس حملے کے سبب سے ترکوں کو اپنے آگے کے بڑے بڑے مورچوں سے ہٹنا پڑا۔

ایڈیٹوریل نوٹس

معافی

نمبر ۳

جب ایک طرف گنہگار تھا اور دوسری طرف خدا کا عدل تقاضا کرتا تھا کہ وہ گنہگار سزا پاوے۔ تب وہ طریق نجات دنیا میں ظاہر ہوا جسکا ذکر انجیل مقدس میں ہے۔ اس کا ذکر کچھ بڑی وقعت نہیں رکھتا کہ وہ نجات دہندہ کب اور کس وقت ظاہر ہوا۔ جب اور جس وقت خدا نے بہتر سمجھا اسکو دنیا میں بھیج دیا۔ چنانچہ خدا نے جسم انسانی میں ہی اس نجات دہندہ کو مجسم کرکے بھیجا۔ کیونکہ انسان جسم میں ہی گنہگار ہوا تھا۔ اور جسم کا کفارہ جسم ہی کے وسیلے سے دیا گیا لیکن جو اس جسم انسانی میں ظاہر ہوا وہ خدا کا کلمہ ازلی تھا جو مجسم ہو کر دنیا میں آیا۔ جس نے اس جسم انسانی میں آدمزاد کی شکل اور صورت میں ہو کر بدلہ دیا یعنی جان پاک قربان کر ڈالی۔ اور وہ بھی گنہگاروں کے لئے تاکہ اس کے سزا پانے سے عدل اور انصاف جو انسان کو بطور سزا کے واجب ہو گیا تھا۔ راضی ہو جاوے اور گنہگار بچایا جاوے۔ انجیل مقدس کے ذیل کے بیان میں اس تمام تعلیم کا مقصد آ جاتا ہے کہ خدا نے دنیا کو ایسا پیار کیا کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے وہ ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اور اب اس طریقے کے وسیلے سے تمام جہان کو گناہوں کی معافی اور ہمیشہ کی زندگی کا مژدہ سنایا جاتا ہے۔ اور اس معافی کا مستحق وہ شخص ہو سکتا ہے جو توبہ کرے اور ایمان لانے کی ہلکی سی شرط کو پورا کرے۔ پر جو اس کو قبول نہ کرے اس کو طریق نجات کے رد کرنے کے عوض میں اپنی جان کا خونی ہونے کے بدلے میں دوزخ کی سزا اٹھانی پڑے گی۔

ہمعصر پنجاب مشن نیوز میں بحوالہ کوکب ہند یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ پادری۔ ایف۔ ڈبلیو۔ ولسن صاحب نے جوہلی کے علاقے میں ۲۹ اکتوبر ۱۹۱۲ء کو سیاحت میں دورہ کرتے ہوئے ۸۰۰ اشخاص کو بپتسمہ دیا اور دو سو ہی درخواست کرتے ہیں کہ ۸۰۰ درخواستیں ان کے پاس اور بھی بپتسمہ پانے کے لئے آئی ہیں اور چند سو کو وہ آج بہت جلد بپتسمہ دے دینگے۔ اس کامیابی کے لئے ہم صاحب موصوف کو مبارکباد دیتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا اس کام پر زیادہ برکت نازل فرماوے۔ تاکہ ایسا کام ہر جگہ میں شروع ہو جاوے۔

ہمعصر پنجاب مشن نیوز رقمطراز ہے کہ بھائی سندر سنگھ جو مسٹر سٹوک صاحب کے ہمراہ کام کرتے تھے برٹش کولمبیا کناڈہ کے پنجابی گرنٹس کے درمیان کام کرنے کے لئے بلاہٹ آئی ہے۔ اور وہ ۹ نومبر ۱۹۱۲ء کو اس ملک کے لئے جہاز پر سوار ہو گئے ہیں۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا کی پوری برکت ان کے ساتھ ہو کہ وہ اس نئے کام میں کامیاب ہوں جس میں بہت سی دقتیں اور مشکلات ہونگی۔

تعصب نہایت ہی بری عادت ہے۔ جس شخص میں یہ موجود ہو تو سمجھ لینا چاہئے کہ اب صداقت اس کے دل سے جاتی رہی۔ تعصب ایک ایسی تاریکی ہے کہ جس میں انسان ٹھوکریں کھاتا ہے۔ ڈھونڈتا ہے پر پاتا نہیں۔ دیکھتا ہے لیکن پرکھتا نہیں۔ یہ بڑا عیب فی زمانہ مذہبی دنیا میں اکثر پایا جاتا ہے۔ اسی لئے جب کسی صداقت کو ان کے آگے پیش کیا جاتا ہے تو وہ تعصب یا ہٹ دھرمی سے اسے قبول نہیں کرتے۔ بلکہ سچائی کو اپنی لاحاصل دلائل سے جھوٹ کر دکھلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگ لاریب اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں۔ ہم اس کے متعلق ایک سچا واقعہ بیان کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ خداوند یسوع مسیح کی پاکیزگی۔ اس کا آہی رشتہ اللہ کے ساتھ۔ اس کا فائق ہونا۔ اس کا کلمۃ اللہ اور خدا کی طرف سے ایک روح ہونا۔ اس کا قیامت کا ایک نشان ہونا۔ (جیسا کہ مرکر خداوند مسیح پھر جی اٹھے اور قیامت کو ثابت کیا) اس کا خدا کی طرف سے نشانوں کے ساتھ آنا۔ وغیرہ وغیرہ قرآن میں بوضاحت درج ہے۔ مگر افسوس ہے کہ بعض مسلمان خداوند مسیح کے حق میں کفر بکتے اور اس کی پیدائش سے ناحق تہمت و بہتان باندھتے ہیں حالانکہ خداوند مسیح کی پیدائش کا معجزہ قرآن میں صریح مندرج ہے۔ اور اس کے علاوہ جو بہتان مرزائی لوگ خداوند مسیح کی ذات اقدس اور اس کی پاکیزہ زندگی پر لگاتے ہیں۔ اس سے اسلامی دنیا کی حقیقت میں دلشکنی ہوتی ہوگی۔ کیونکہ جس مسیح کی شان میں قرآن خود تعریف کے نعرے بلند کرتا ہے۔ کہ وہ پاکیزہ اور مس شیطانی سے محفوظ ہے۔ اور ذرہ ذرہ سے مبرا اسی کے شان کی تکذیب یہی لوگ کرتے ہیں۔ جو اس کے متعلق ہیں اپنی قرآن کے ماننے والے۔ کیا کبھی مسلمان بھی یہ بتلا سکتے ہیں کہ عیسائی لوگ ان نبیوں کی تکفیر کرتے ہیں جو ان کی کتاب مقدس میں لکھے اور جتلائے گئے ہیں۔ یہ کتنی شرم کی بات ہے کہ جس کو مسلمان از روئے قرآن رسول مانتے ہوں۔ اور رسول بھی ایسا جو کھلی نشانیوں کے ساتھ خدا کی طرف سے آیا ہو اور پھر اسی کو جھٹلاتے بھی جائیں کیا وہ مسلمان نہیں جانتے کہ ہم اسی درخت کو کاٹنے کی کوشش کر رہے ہیں جس کی شاخ پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ افسوس ہے

چوں کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

غلط خیال۔ مرزائی لوگوں نے خداوند مسیح کو گالیاں نکالتے اور ان کی ذات اقدس پر دل کھول کر الزام لگانے کی یہ ترکیب نکالی ہے کہ انجیل مقدس کا مسیح اور ہے۔ قرآن کا اور۔ حقیقت میں بعض مسلمانوں کے جوش عزت سے بچنے کے لئے یہ خیال مرزائیوں کے دلوں میں پیدا ہو گیا۔ کیونکہ سارے مسلمان ایسے بے غیرت تو نہیں جو مسیح کلمۃ اللہ کی شان میں ایسے برے الفاظ سن سکیں۔ لیکن تاہم یہ خیال غلط ہے۔ مسیح ایک ہی ہے چنانچہ سورہ آل عمران رکوع ۵ میں مرقوم ہے کہ جو میرے آگے توراۃ ہے۔ میں اس کا مصدق ہوں۔ انجیل شریف میں مرقوم ہے۔ مسیح نے کہا میں توریت کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ پورا (مصدق) کرنے آیا ہوں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہی مسیح جس کا قرآن میں ذکر پایا جاتا ہے۔ انجیل میں بھی ہے۔ اور پھر سورہ آل عمران رکوع ۵ میں مرقوم ہے

کہ اللہ تجھے خوشخبری دیتا ہے یحییٰ کی جو خدا کے کلمہ یعنی عیسیٰ کا مصدق اور ایک سردار ہوگا۔ اس کے ساتھ اگر انجیل کی تعلیم پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا مسیح کا پیش خیمہ تھا۔ اور اس نے صفائی کے ساتھ خداوند مسیح کی تصدیق کی کہ جو آنے والا مسیح تھا وہ یہی ہے۔ اب اس میں اور تشکیک کی کوئی گنجائش نہیں۔ صفائی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح ایک ہی ہے۔ پس اگر کوئی مسلمان ہو کر مسیح کے حق میں کفر بکتا ہے تو وہ یا تو قرآن کو جھٹلاتا ہے۔ یا اپنے آپ کو۔

روحانی زندگی کا معیار و کمال۔ روحانی زندگی کا معیار اگر حقیقی معنوں میں دیکھا جائے تو یہ ہے کہ گناہ اور ناپاکی نفس اور جسم اور ہر قسم کی نجاستوں سے کلی طور سے مبرا اور مُتبرا زندگی رہے۔ اور زندگی کی چادر پر گناہ کے داغوں سے کوئی بھی بدنما داغ دھبہ نہ لگے دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ کامل انسان وہ ہے جو کہ قول فعل اور خیال میں گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو۔ جس کی ایسی زندگی ہو وہ موت پر فتح پا سکتا ہے۔ ورنہ سب کے لئے موت کا مزہ چکھنا لازمی اور ضروری ہے۔ اس لئے موت کا تسلط سب پر نظر آتا ہے اور کوئی بھی اُس کی رو سے بچتا ہوا نظر نہیں آتا۔ اعلیٰ ادنیٰ۔ امیر و غریب عالم اور جاہل عرب کے سب اُس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ مگر ایک آہی شخص نے اپنی پاک زندگی کا ثبوت دیا ہے۔ جس کا ذکر انجیل مقدس میں من وعن آیا ہے۔ جس کے بہت دن پیشتر بطور پیشینگوئیوں کے پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ کہ ایک ایسا شخص ظاہر ہوگا جو موت پر فتح حاصل کریگا۔ اور اپنے پاک بدن کو کفارے میں گذرانکر اور موت کے دروازے سے داخل ہو کر موت پر فتح حاصل کر کے رحمت کا دروازہ وسیع بنا دیگا۔ وہ مبارک شخص کلام مجسم خداوند یسوع مسیح ہے جو اپنے فیض عام سے اب اپنے پاک روح کے مبارک نزول سے اپنے ایمان لانے والے مومنوں کی زندگیوں کو پاک و صاف بنا کر ہمیشہ کی زندگی تک پہنچاتا ہے۔ جس کی زندگی آفتاب کی طرح چمکتی ہے۔ اور نہ صرف یہ بلکہ جس کسی پر اُس کا اثر پڑتا ہے۔ وہ بھی چمکنے لگتا ہے اور اس کا اندھیرا آناً فاناً جاتا رہتا ہے کیونکہ وہ آفتاب صداقت کہلاتا ہے۔ اور گنہگاروں میں سے جو کوئی خواہ کسی ملک اور قوم کا کیوں نہ ہو توبہ کرے اور ایمان لاوے وہ ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے۔ اور یہ مژدہ نجات بخش اب تمام دنیا میں سنایا جاتا ہے اور جب تک کہ وہ آمد ثانی میں دوبارہ دنیا میں نہ آوے۔ یہ خوشخبری برابر جاری رہیگی۔ اس لئے آج قبولیت کا وقت ہے۔ آج نجات کا دن ہے۔ اور یہ مژدہ آسمانی ہے۔ کسی زمین کے بادشاہ یا شہنشاہ کی طرف سے نہیں ہے۔ بلکہ خدائے قادر کی جانب سے ہے جو اس کی بڑی حکمت سے تمام عالم میں پہونچایا جا رہا ہے۔ باوجود سخت مخالفت کے دنیا کے کونے اور گوشوں تک پہونچ رہا ہے۔ کیا مخالفین اس عجیب قدرت کے ہاتھ کی فتحمندی کا روائی دیکھکر بھی اُس کی طرف رجوع نہ کرینگے۔

قومی جوش۔ قومی جوش درحقیقت ایک بڑا جذبہ ہے جس سے بڑے بڑے کام ہو جاتے ہیں۔ اگر قدیم تواریخ کے اوراق کو اُٹھا کر دیکھا جاوے تو صاف پتہ لگتا ہے کہ قوموں کے جوش نے سلطنتوں کو پلٹ ڈالا۔ اور نئی نئی سلطنتوں کی بنیاد ڈالدیں جو کسی اور طرح سے ناممکن ہوتیں۔ اس قومی جوش نے ہر زمانہ میں خون کی ندیاں بہا کر عجیب رنگ دکھلائے ہیں۔ اس جوش کے ساتھ ضرور کشت وخون ہوتا ہے۔ جانبازی کی یہ پیش قدم خوشخبری ہے۔ جہاں قومی جوش ظاہر ہوا وہاں جھٹ جان قربان کرنے کا عزم بالجزم موجود ہوتا ہے۔ خواہ کچھ ہو اُس کے جوش کا اظہار تصوری ہی بات تک نہیں ٹھہرتا بلکہ جانبازی تک گریز نہیں کرتا۔ اس کی تازہ مثال عرب وترک لوگوں نے اٹلی کے برخلاف جنگ کرنے میں دی ہے کہ کس قسم کی جوش کی لڑائی وہ لوگ اٹلی والوں سے لڑتے رہے اور وہ اپنے اس جوش کے جذبے میں اُنھوں نے باوجود آپس کی سخت دشمنی اور مخالفت کے اپنے باہمی ضد اور دشمنی کو چھوڑکر اور ایک خیال ہو کر جہاد کے نعرے بلند کئے۔ اور فرقہ سنوسی نے تو غضب کی جہادی طبیعت دکھلائی جسکے سبب سے لاکھوں کے شمار میں چہار طرف سے جہاد کرنے کے لئے سیاہ بادلوں کی طرح سے بہیر فرقے جمع ہو کر اٹلی سے لڑنے لگے اور کیسا کشت وخون برپا کیا اب آجکل قسطنطنیہ کے نزدیک بلقانی ریاستوں کو جیتنا دیکھکر جو جوش قومی ترکوں میں نظر آ رہا ہے۔ اُسکی نظیر گذشتہ زمانوں میں نظر نہیں آتی۔ اور اندیشہ ہے کہ اس کا نتیجہ خوفناک ہوگا۔ ہزارہا لاکھہا جانیں ضایع ہونگی۔ اور دونوں طرف کا نقصان مالی تو بے حساب ہے۔ اس لئے ایسے خطرے کے وقت میں خدا سے دعا کرنے کی بڑی ضرورت ہے۔ تاکہ یہ جانوں کی بربادی جلد جلکی جاوے۔ کیوں قیمتی جانیں قومی جوشوں کی نذر کی جاویں؟ اور کیوں نہ امن اور صلح قائم کیا جاوے جس کے بغیر دنیا ایک دوزخ نظر آتی ہے۔

ہم پیشتر بھی کسی نمبر میں لکھ چکے ہیں کہ ہمعصر بدر قادیان "نوک ولایت" کے عنوان کے نیچے بڑے سخت حملے ہمیشہ عیسائی مذہب پر کیا کرتا ہے۔ ۱۰ نومبر کے بدر میں اسی عنوان کے نیچے وہ ذیل کی عبارت درج کرتا ہے کہ "عیسائیوں نے توریت کی شریعت کو لعنت قرار دیا۔ اور انجیل میں کوئی شریعت نہیں۔ اور انجیل جس شریعت کی بشارت دینے آئی تھی اُس کا بھی انکار کر دیا۔ نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔ ہر طرف بھٹکتے پھرتے ہیں۔ جو کسی کے خیال میں آتا ہے۔ اسی کو اپنا مذہب بنا لیتا ہے"۔ معاصر کے تعصب کی ضد نے یہاں تک نابینا بنا دیا ہے۔ کہ وہ حقیقت کو سمجھتے ہوئے ناحق مسیحیوں پر بہتان گھڑتا ہے۔ ہمعصر کو معلوم ہونا چاہئے۔ کہ عیسائی تمام بائیبل کو کلام الہی مانتے ہیں۔ وہ اس کو کسی طرح سے رد نہیں کر سکتے۔ اور تمام بائیبل کی تعلیم شریعت اور فضل دو باتوں پر مبنی ہے۔ نہ شریعت کو عیسائی لوگ رد کرتے ہیں اور نہ فضل سے دور رہتے ہیں۔ بلکہ اُن دونوں باتوں کے قائل ہیں۔ صرف بھید یہ ہے کہ شریعت کو انکے عوض مسیح نے پورا کر دیا اور اس طرح سے اُن کو شریعت کی لعنت سے چھڑا دیا اور اب وہ محض فضل سے بچ جاتے ہیں اور اسلئے فضل کے تحت میں ہو کر شریعت سے بے واسطہ ہو گئے ہیں۔ اور خدا کی بخشش اور گناہوں کی معافی اور ہمیشہ کی زندگی کے مستحق ہو گئے ہیں۔ لیکن یہ تمام باتیں نجات پانیوالے مومنوں کیلئے مفید ہیں ہلاک ہونے والوں کے لئے سربمہر ہیں۔ وہ ان کو سمجھ نہیں سکتے۔



اقتباس

جھوٹی تعلیم

جس طرح سے ایک دغاباز انسان اپنے بادشاہ کے سکے کی نقل کھوٹی دہات سے کرکے جعلسازی کا کام کرتا ہے۔ اسی طرح سے ایک جھوٹے مذہب کا بانی خدا کے برخلاف اپنی تعلیم ایجاد کرکے لوگوں کے روحانی کاروں میں دہوکا دہی کرتا ہے۔ اگرچہ سکہ پر صورت و شکل بادشاہ کی بنائی جاتی ہے۔ تاہم وہ جھوٹا ہے اسی طرح سے وہ جھوٹا شخص جو تعلیم دیگا وہ خدا کی طرف سے ہو نہیں سکتی گرچہ وہ ظاہرا طور پر اس کا دعوے کریگا۔ اگر ایسا کرنے والا انسانوں سے بڑھکر وہ فرشتہ بھی ہو تو وہ دغاباز ہے (منبر)

دودلی

دودل کی مثال۔ بلعام نبی وہ مثال ہے کہ وہ از روئے مبارک پیشہ کے خدا کا نبی تھا لیکن درحقیقت اُس نے ناراستی کی مزدوری کو پسند کیا۔ اُس نے خدا کی چیدہ قوم پر لعنت کی۔ جس کو بلق نے ہی ملامت کی اور وہ دوگنی لعنت کے نیچے ہلاک ہوا اور اُس کا نام ہمیشہ تک بدنامی سے یاد کیا جاتا ہے۔ (بہوس)

مارک انٹونی نے اپنے رقعوں میں دو شیر جوتے تھے لیکن دودلی کے خیر کوئی آدمی نیچ گاڑی میں جوت نہیں سکتا۔ یعنے یہودہ کے فرقہ کا شیر اور دوزخ کے گڈہے کا شیطان اُن کا میل نہیں ہو سکتا رو اختلاف رائے پولیٹیکل معاملات میں نہیں ہو سکتی ہے لیکن آخرکار ایک کا یا دوسری کا پابند ہونا پڑے گا۔ نہیں تو لوگ بدنام کرینگے لیکن روح کی نجات کے بڑے معاملہ میں دو رُخی یا دو اماد سے ممکن نہیں ہو سکتے۔ ضرور ایک طرف ہونا پڑے گا۔ (سپرجن)

مفید کہانی

رانی کی جان نثاری

گذشتہ سے پیوستہ

اور شیریں کے بیچ میں سے بہنے لگا۔ اب ہم روز اس سے پانی نکالتی ہیں۔ یہ اُس پانی کی نسبت جو ہم بہت محنت اور مشکل سے دریا سے لایا کرتی تھیں۔ زیادہ صاف اور بہتر ہے۔ ہم ہر برس دو تین دن رانی کی یادگاری میں ایک تیوہار مناتی ہیں۔ ہم سب اپنے سب سے اچھے کپڑے اور زیور پہنتی ہیں اور پھولوں کے ہار بناتی ہیں جو ہم ان میں پیروں سے اُس کی قبر پر لیجاتی ہیں۔ اور ہم گیت بھی گاتی ہیں کہ کس طرح راجہ نے اپنے لوگوں کو اتنا پیار کیا۔ کہ اُس نے اُن کے واسطے پانی حاصل کرنے کے لئے اپنے بیٹے کو دیدیا۔ اور کس طرح رانی نے اپنے لوگوں کے لئے اپنی جان دیدی اور ہم یہ بھی گاتے ہیں کہ کس طرح سے یہ صاف چشمہ رات دن بہتا ہے اور ہماری پیاس بجھاتا ہے۔ اور ہمارے برتنوں۔ کپڑوں اور گھروں کو صاف کرتا اور اس عمدہ چشمے کے سبب سے جو اس پر محبت اور شریف رانی کے وسیلے ہمیں ملا ہے۔ ہم کیسی بڑی تکلیف سے بچ گئی ہیں۔ اور محنت کتنی کم ہو گئی ہے ہم اس کہانی کے لئے اس پیاری لڑکی کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اُن کے گیتوں کو جو پُرجوش لیکن رقت انگیز سُروں میں گاتی ہیں سُنتے ہیں۔

تب پریمی کہتی ہے اے بہنو تم نے ہم سے راجہ اور رانی اور اس چشمے کا حال بیان کیا اور ہم نے بہت خوشی کیساتھ سُنا۔ اب ہم تمہیں ایک کہانی اس سے بھی عمدہ سنائیں؟ ہر ایک انسان کے دل میں ایک بڑی خواہش ہو کہ اس کی زندگی آئندہ بہتر ہو۔ لوگ اُس کے واسطے بہت وقت صرف کرتے اور محنت اُٹھاتے ہیں۔ لیکن جو کچھ اس محنت سے حاصل ہوتا ہے کافی نہیں ہے۔ باقی دارد

مراسلات

توحید

مسئلہ توحید پر مولوی قاضی جناب امجد علی صاحب کا پادری یوسف بہاری علی صاحب کا جو چند روز کے لئے یہاں مقیم تھے مباحثہ ہوا۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ اصل توحید کے ماننے والے ہم ہیں اور پادری صاحب کا دعوے تھا کہ آپ ناقص توحید کو مانتے ہیں۔ حقیقی توحید کے ماننے والے مسیحی ہیں۔ اس کے ثبوت میں بائبل سے چند آیتیں پیش کرکے آپ نے یہ بتلایا کہ پرانے عہدنامہ میں خدا نے اجمالی طور پر آپ کو ظاہر کیا۔ مسلمانوں نے ہزاروں سال پیشتر واحد خدا کے ماننے کی تعلیم صاف و صریح کتاب خروج کے بیسویں باب ۲ آیت سے صاف ظاہر ہے۔ انجیل میں اس کی زیادہ وضاحت سے تفصیل و تشریح کی گئی ہے کہ خدا کی ماہیت کیا ہے۔ مگر مسلمان ایک فقط اللّٰہ احد اللّٰہ الصمد سے زیادہ اور کچھ نہیں جانتے۔ بلکہ توریت کے احکام سے بھی پیچھے ہٹے ہوئے اور کمتر ہیں۔ تاہم وعویٰ یہ ہوکہ بائبل سے زیادہ تشریح توحید کی قرآن میں ہے۔ مولوی صاحب سے پوچھا گیا کہ آپ خدا کو عالم جانتے ہیں تو بتلائیے کہ وہ کسکو جانتا تھا اگر آپ کہیں کہ خلقت کو تو محتاج بالغیر ہوا۔ اور یہ شرک ہے۔ ہم یہی بتلا سکتے ہیں اور وہ یہ ہے جیسا یوحنا ۱: ۱ میں مرقوم ہے۔ جس کا جواب یہ ہوگا کہ خدا عالم بیٹا معلوم اور روح القدس نسبت علیہ یہ تینوں ازلی و ابدی۔ تینوں اقنوم ایک ماہیت میں ہیں۔ اس پر مولوی صاحب کہنے لگے کہ ہم صمد سے زیادہ اور کچھ بتلا نہیں سکتے۔ اور نہ یہ بتلانے کا موقعہ ہے۔ ناظرین اخبار سے التماس ہے کہ اگر کوئی صاحب اہل اسلام میں یہ ثابت کر دیں کہ بائبل میں جو توحید سکھلائی گئی ہے۔ اُس سے بڑھکر تعلیم

قرآن میں پائی جاتی ہے تو بندہ ممنون ہوگا۔ اگر زیادہ مولوی۔ احمد علی صاحب مدراسی ہی کوشش زیادہ ہیں تو بہتر ہوگا۔ زیادہ تسلیم۔

ایک مسیحی خادم
ہنومان سنگھ

ایک مخیر شخص

بھلا کر تیرا بھی ہوگا بھلا
بھلا کرنے والے کا آخر بھلا

خدا کے واسطے دینا جس کو دوسرے لفظوں میں خیرات کہتے ہیں بہت مشکل ہے۔ سچا طریقہ خیرات کا تو ایک ہی ہے۔ جو خداوند یسوع مسیح نے بتایا کہ دہنا ہاتھ دے تو بائیں کو خبر نہ ہو۔ مگر اکثر خیرات دکھانے اور نام کے واسطے کی جاتی ہے۔ جس کا بدلہ دنیا کی واہ واہ کے سوا کچھ نہیں۔ ہم اکثر اسی طرح خیرات کرتے ہیں۔ جس طرح ایک عورت نے گرجا میں اپنے بیٹے سے کہا کہ جلیا چندہ تھیلی میں ہو رہا ہے۔ دونی مت ڈالنا۔ ایک پیسہ ڈال دو۔ اگر تھالی میں ہوتی تو دونی ڈالتے۔ تاکہ دیکھنے والوں کو پتہ لگ جاتا کہ فلاں نے دونی ڈالی۔ لیکن جو اللہ دے دیتے ہیں۔ اُن کا جاننا بہت مشکل ہے۔ حال ہی میں ایک شخص نے ولایت میں زنانہ مشنری سوسائٹی کو ایک لاکھ روپیہ چندہ دیا ہے۔ نام تک کا پتہ نہیں کہ کون ہے؟ خیرات اس کو کہتے ہیں۔

ہمارے ملک میں لوگ خیرات تو بہت کرتے ہیں۔ مگر خیرات کا طریقہ نہیں جانتے۔ اکثر تو مذہب اور قوم کا لحاظ خاص کیا جاتا ہے پھر خیرات بھی اُن کو دی جاتی ہے جو مستحق نہیں۔ یہ مذموم طریقہ ہے جس کے سبب لاکھوں مفت خورے ہمارے ملک میں سنڈے مشٹنڈے بنے پھرتے ہیں۔ لیکن ایسے شخص بھی ہیں جو بلا لحاظ مذہب و قوم کے دان کرتے ہیں۔ اور کشادہ دلی سے دیتے ہیں۔ اور ایسی جگہ دیتے ہیں جہاں واقعی ضرورت ہو۔ میں آپ کو ایسے ہی مخیر شخص کا حال سناتا ہوں۔ جو دولتمندوں کی تقلید کے لائق ہے۔ میری مراد رائے بہادر لالہ برکت رام صاحب سرکاری وکیل گوجرانوالہ سے ہے۔ آپ خیرات کرنے والوں میں فرد ہیں۔ آپ پرانے خیال کے ہندو ہیں۔ مگر متعصب نہیں۔

رائے بہادر موصوف کی دونوں آنکھوں میں موتیا اتر آیا۔ آنکھ بڑی نعمت ہوئی۔ اس کے بغیر تمام دنیا تاریک ہے۔ تمام جسم اندھیرے میں۔ انسان لاکھ سر پٹکے۔ لاکھ خدائی کے دعوے کرے۔ مگر ایک آنکھ پیدا نہیں کر سکتا۔ ہاں خدا نے اس کو یہ توفیق بخشی ہے۔ کہ اس کے بگاڑ کو اپنے علم و عقل سے درست کرے۔ رائے صاحب کو آنکھ بنوانی ضرور تھی۔ اب ایک اچھے ڈاکٹر کی تلاش ہونے لگی۔ بڑی تلاش و جستجو کے بعد یہ فیصلہ ہوا کہ جلالپور جٹاں کے مشنری ڈاکٹر شیلڈ صاحب آنکھ کے علاج میں ید طولیٰ رکھتے ہیں۔ اُن سے خط و کتابت کی آخر فیصلہ ہوا کہ ڈاکٹر صاحب گوجرانوالہ میں جا کر اُن کی آنکھ بناویں۔ ایک دن وہ خود جلالپور پہنچے۔ ہسپتال کا حال چال دیکھا۔ دو ہزار ہسپتال کے واسطے خیرات دیئے گئے۔ اور پھر جب ہسپتال کے کام سے بھی طرح تسلی ہوگئی۔ اپنے سامنے آنکھیں بنتی دیکھیں تو پھر اسی جگہ آنکھ بنوانے لگے۔ یہ سنہ ۱۹۱۰ء کا ذکر ہے۔ ایک آنکھ بنوائی۔ خدا نے اس میں بہت اچھی کامیابی بخشی۔ جاتے ہوئے ہسپتال کے اسٹاف کو انعام اکرام دینے کے علاوہ ایک ہزار روپیہ نقد ڈاکٹر شیلڈ صاحب کو دیا کہ اس سے ہسپتال میں ایک کمرہ مستورات پردہ دار مریضوں کے واسطے بنایا جاوے۔ چنانچہ وہ کمرہ ان کے نام پر بنا ہوا ہے جس پر اُن کی یادگاری کا پتھر لگا ہے۔

پھر سنہ ۱۹۱۱ء میں دوسری آنکھ بنوانے آئے۔ اس میں بھی خدا نے کامیابی بخشی۔ سٹاف کو اچھا انعام دیا۔ اور ڈاکٹر شیلڈ صاحب سے پوچھا کہ ہسپتال میں کسی خاص چیز کی ضرورت ہو تو فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ چارپائیوں کی ضرورت ہے۔ سو رائے بہادر نے ۲۰ عدد چارپائیاں ولایت سے منگوا دیں۔ جن پر پانصد روپیہ (۵۰۰) خرچ آیا ایک دفعہ رائے بہادر کی والدہ صاحبہ ہسپتال دیکھنے تشریف لائیں۔ پوچھا کہ ہسپتال میں کسی چیز کی ضرورت ہے۔ کہا گیا کہ بیماروں کے واسطے چادروں کی ضرورت ہے۔ فوراً پچاس روپے چادروں کے واسطے عنایت کئے۔ اسی طرح رائے صاحب ایک دفعہ پہلے اپریشن کے وقت ملاقات کرانے تو ہسپتال کے واسطے پندرہ روپیہ عنایت فرما گئے۔

رائے صاحب ایک صوفی منش انسان ہیں۔ ہر شخص کے ساتھ نیکی کرنا اُن کا اصول ہے۔ یہی ہے خیرات اور نیکی۔ امید ہے کہ دوسرے صاحبان جن کو خدا نے خیرات کی توفیق بخشی ہے رائے صاحب کو اپنا نمونہ سمجھیں گے۔ مشن ہسپتال رائے صاحب کا جی سے ممنون ہے جزاک اللہ۔

راقم: صوبہ خاں۔ مشن ہسپتال
جلالپور جٹاں۔

بنارس کے بارہ پنڈت

نومبر ۱۲ کو شام کے ۴ بجے کلکتہ کے بازار (ہیریسن روڈ) میں منادی کرتے وقت ۱۲ اشخاص جو رستہ میں چلے جا رہے تھے۔ لفظ مسیح سنتے ہی فوراً کھڑے ہو گئے۔ چند منٹ تو خاموشی سے کھڑے سنتے رہے۔ آخر ان میں سے ایک پکار اُٹھا۔ وہ بھی شخص کلنک اوتار تو ہے۔ جس کے ہم سیوک ہونا چاہتے ہیں

بعد ازاں معلوم ہوا کہ یہ سب بنارس سے ویدوں کی تعلیم پا کر نکلے ہیں۔ جو کہ مت سے ہندو ازم بسیپٹ کو پرکھ رہے ہیں۔ اور ویدک دھرم میں موکش (نجات) نہ پاکر مسیحی ہونا چاہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ویدک دھرم میں موکش کی امید رکھنا ہی حماقت ہے۔ کیونکہ اس میں اس کا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔ چار پنڈتوں نے تو بازار میں صاف اقرار کیا کہ "ہم کرسچن ہیں"۔ یہ سن کر سب ہندو مسلمان اور بنگالی حیران تھے کہ ایسے تعلیم یافتہ شخص کرسچن ہونا چاہتے۔ ایک پنڈت نے کہا کہ ہم پہلے لوگوں کو ثابت کر کے دکھلائیں گے کہ نجات صرف مسیح کے وسیلے ملتی ہے۔ اور تب بپتسمہ پائیں گے۔ اور آج نومبر ۱۵ کو یہ پنڈت امرسٹ سٹریٹ ۳۳ جہاں میں ٹھہرا ہوا ہوں آئے۔ اور قریباً تین گھنٹے تک مذہبی باتیں کرتے رہے۔ جن سے معلوم ہوا کہ وہ جلد مسیحی مذہب کو اختیار کریں گے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے ہر کہیں نجات کی تلاش کی۔ مگر نہ پائی۔ اور اب ایشور کی دیا سے پربھو کرسٹ کے پریم نے ہم کو اس طرف کھینچ لیا۔ جس میں ہم پورا آنند اور ہمیشہ کی موکش پاتے ہیں۔

معزز ناظرین - کیا یہ معجزہ نہیں کہ باوجود مختلف مذاہب کی سخت مخالفت کے یہ تعلیم یافتہ اشخاص مسیحی ہوئے ہیں؟ وہاں اس میں ایک قادر ہاتھ نظر آتا ہے - جو آہستگی کے ساتھ مخالفین کی تمام طاقت پر غالب آ رہا ہے - وہ وقت گیا ہے کہ دشمن اس کے پاؤں کی چوکی بنے کر دیئے جاویں - اور اس کے آگے ہر ایک فرد بشر کا گھٹنا ٹکے - اب زمانہ کی رفتار اور نئے نئے واقعات سے معلوم ہوتا ہے - کہ خداوند کی آمد قریب ہے - پس اے مسیحیو اب ہوشیار و بیدار رہو - اور اپنی ذمہ واری کو سمجھ کر تن دہی سے اپنے فرائض کو ادا کرو - اور سوتوں کو ابلیس کے پنجہ سے چھڑاؤ - تن من دھن سے اپنی خدمات کو انجام دو کیونکہ جلال کا بادشاہ ہر لمحہ دروازہ پر کھڑا ہے - ایسا نہ ہو کہ وہ کسی کو سوتے ہوئے پاوے - پس جاگتے اور دعا مانگتے رہو -

اب معزز ناظرین کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان بیٹوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں - اور امید ہے کہ پادری سپنسر صاحب ہر ایک کا نام اور انکا مفصل احوال جلد تحریر فرما دینگے -

فقیر حقیر سندر سنگھ (کلکتہ)

دُنیا کی بُرائی

دنیا و مافیہا کی پیدائش کے احوال میں لکھا ہے "کہ خدا نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا - خدا کی صورت پر اس کو پیدا کیا - نر و ناری اُن کو پیدا کیا - اور خدا نے ان کو برکت دی - اور خدا نے انہیں کہا کہ پھلو اور بڑھو اور زمین کو معمور کرو اور اس کو محکوم کرو اور سمندر کی مچھلیوں پر اور آسمان کے پرندوں پر اور سب پرندوں پر جو زمین پر چلتے ہیں سرداری کرو"۔

وہ ارادہ الٰہی جو زمین پر انسانوں اور حیوانوں کے بڑھنے اور پھیلنے اور اُس کو معمور کرنے کا تھا اور نیز انسانی حکومت کو سب چیزوں پر غالب اور قائم کرنے کا تھا - ویسے ہی مشیت ایزدی کا ظہور آج ہو رہا ہے اور کل ہو وے گا - اور آئندہ ہوتا ہی رہیگا اور زمین پر بونا - لونا - سردی و گرمی اور موسموں کا تغیر و تبدل - ربیع اور خریف کے فصلوں کا آنا جانا تا بر انجام آخرت موقوف نہ ہوگا - پھر کیا اس ارادہ الٰہی کے برخلاف عمل کرنا یا ایسے طریقوں کے ایجاد کرنے کی کوشش یا فقیرانہ طرز پر رہنا - یا سادہ موٹا لباس پہننا - اور دیگر ایسے وسائل اختیار کرنا جو دنیا کی ترقی اور آبادی کے مانع اور حارج ہوں کچھ فایدہ رساں ہونگے؟

اس کا جواب آگے دیا جائیگا - بہرحال یہ دنیا بہ لحاظ اپنی پیدائش کے ہرگز بُری نہیں ہے - اور نہ خدا کی پیدا کی ہوئی کوئی چیز بُری ہو سکتی ہے۔ لیکن کیوں قدیم بزرگوں نے دنیا کو تیاگنا یا ترک کرنا سکھایا - اور گذشتہ زمانوں کے اکثر لوگ شہروں کو چھوڑ کر جنگلوں میں جا بسے اور بن باس اختیار کیا؟

اس سوال کے جواب میں دنیا کے دوسرے پہلو پر نظر دوڑانی پڑتی ہے - اور وہ اس دنیا کی بُرائی ہے - افسوس کہ جہاں گل ہے - وہاں خار بھی ساتھ ہے - جیونہی یہ کہا جاتا ہے کہ گل کے ساتھ خار اور صحت کے ساتھ بیمار اور امیری کے ساتھ فقیری اور عزت کے ساتھ ذلت تو ایک اور اعتراض پیدا ہوتا ہے - کہ خار اور بیمار وغیرہ کا پیدا کرنیوالا کیا وہی ایک ہی خدا نہیں - جس نے سب کچھ اچھا پیدا کیا تھا - اور خدا نے سب پر جو اس نے پیدا کیا اور بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہے؟

ہاں گل کے ساتھ خار اور علےٰ ہذا القیاس حیوانات میں سے بعض کے ساتھ سینگ اور بعض کے ساتھ نیش وغیرہ اُسی ایک ہی خدا نے خلق کئے ہیں - لیکن صداقت کے برخلاف جھوٹھ کا بانی کوئی اور ہے - جس کی بابت ہمیں خبر دی گئی ہے - کہ وہ شروع سے جھوٹا تھا - اور جھوٹھ کا بانی یعنی شیطان - تو بھی شیطان کو خدا نے پیدا کیا تھا - لیکن نہ شیطان بلکہ وہ بعد ازاں شیطان ہو گیا - یوں ہی دشریر یا بُرا ٹھہرا - ہم رات و دن خدا سے دعا مانگا کرتے ہیں کہ ہمیں آزمائش میں نہ ڈال - بلکہ اس شریر سے بچا - گو خدا ہی نے خار کو گل کے ساتھ پیدا کیا تھا تاکہ گل کی حفاظت ہو اور گل کا حاجتمند سمجھ سوچ کر اس سے فایدہ اُٹھاوے نہ کہ بے لحاظی اور بے قدری سے اُسے تباہ کر ڈالے - یہ مقصد ہرگز نہ تھا کہ گل دو گز رجاوے اور خواہ مخواہ کسی کو خار چبھائے یا حیوانات سینگ مارنے کو نہیں آتے جب تک وہ چھیڑے نہ جائیں - یا ان پر حملہ نہ کیا جائے - ہاں البتہ اگر کوئی ایسا کام کرے کہ یہ مثل اُس پر صادق آئے "آ رے بیل مجھے مار" - تو کیوں بیل اپنی طبیعت اور سانپ اپنی نیچر سے باز رہے؟

برعکس اس کے اگر غور کی جائے تو انسان کی زبان پر خدا نے کوئی ایسا نقطہ پیدا نہ کیا تھا کہ خواہ مخواہ اُسے جھوٹھ بولنا ہی پڑتا یا چوری کرنی ہی پڑتی یا قتل کرنا ہی ضرور ہوتا - بلکہ انسان تو بیکس و لاچار ایک بھیڑ کی مانند بغیر سینگوں کے پیدا کی ہوئی مخلوق ہے جسے بچ نکلنے کے لئے خرگوش کی مانند تیز قدمی بھی نہیں بخشی گئی - مگر کیا انسان کی یہ طراری اور چالاکی جس سے وہ آئے دن طرح طرح کے موذی ہتھیار ایجاد کرتا ہے - خدا ہی کی دی ہوئی عقل اور فراست سے نہیں؟ ہاں خدا کی عنایت کردہ عقل سے ضرور۔

لیکن اس عنایت کا مقصد یہ نہ تھا وہ کچھ اور ہی تھا مثلاً انسان میں بھوک کی خواہش پیدا کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ اپنی پرورش اور اپنی حفاظت سے غافل نہ رہے - بلکہ یہ بھوک کی خواہش اس سے تقاضا کرے تاکہ وہ اپنی خوراک کا فکر اور تدارک کرے - اور نیز اپنی محنت کے پھل سے اوروں کو فایدہ پہونچائے - کام کاج میں سست نہ رہے -

ویسے ہی عقل تلوار کا انعام یقیناً انسان کو یا بھی فوائد رسانی کے لئے بخشا گیا تھا - اس پر بھی اگر کوئی اعتراض کرے کہ انسان کو اگر خدا ایسی عقل ہی نہ دیتا جس سے وہ ایسے کام کر سکتا - جیسے موذی ہتھیاروں کا ایجاد کرنا تو بہتر ہوتا -

ایسے اعتراض کے یہ معنے ہوئے کہ اگر خدا انسان کو زبان ہی نہ دیتا جس سے کہ وہ جھوٹھ بول سکے تو کیا ہی اچھا ہوتا؟ - لیکن زبان کا ایک خاص مقصد کے لئے دیا جانا اور بات ہے - اور برعکس اُس مقصد کے جس کی انجام دہی کے لئے زبان دی گئی زبان کا استعمال انسانی فعل مختاری سے دیگر طور پر کرنا امر دیگر ہے - فرض کرو کہ جیلخانہ کے کارخانہ میں کوئی قیدی بیلچہ سے کسی دوسرے قیدی کو مار ڈالے تو کیا قاتل کا وکیل یہ کہیگا کہ سرکار نے قاتل کے ہاتھ میں بیلچہ ہی کیوں دیا تھا اگر کوئی

بے وقوف ایسا استدلال کرے تو جواب فوراً دیا جاوے گا۔ کہ بلیچہ دیا گیا تھا اس مقصد سے کہ جیلخانہ کے باغیچہ میں کام کیا جائے نہ کہ اس سے دوسرے قیدی کو قتل کیا جائے؟

غرض انسان کو عقل عنایت ہوئی کہ وہ مفید اشیا دین کا کاج کرے اور دنیاوی کاروبار میں ترقی کرکے اپنے ہم جنس انسانوں کو فایدہ پہونچائے۔ اور زبان اور قلم سے ایسی بات نہ کر گذرے جس سے انسانی میل ملاپ میں اور حفظ امن خلایق میں ایک خلل عظیم واقع ہو جائے۔

بلحاظ ترقی کاروبار دنیاوی خواہ مخواہ فقیرانہ طرز اختیار کرنی اگر گناہ نہ ہو۔ مگر بے سود اور لاحاصل ضرور ہے۔ کیونکہ نظام جہاں ایسا نظر آرہا ہے۔ کہ غریب سے امیر اور رعایا سے حاکم تک تا۔ کوئی بھی اپنے لئے نہیں جیتا۔ کیا کوئی کسان اپنی ساری محنت کے پھل سے دوسروں کو فایدہ نہیں پہونچاتا؟ پھر وہ جو گداگری کرتا ہے اس نظام جہاں کے مخالف کوشاں ہے۔ اور ہاتھ پاؤں سلامت ہوتے ہوئے خدا کا ناشکرگذار ہے۔ اور اپنے ہم جنس انسانوں کے فایدہ پہونچانے سے اس نے گویا ہاتھ پاؤں کو کاٹ ڈالا اور قطع کر لیا ہے۔

افسوس کہ انسان نے اپنی بھوک کا تدارک چوری و دغابازی کے ذریعہ کرتے کرتے اپنے لالچ کو یہاں تک بڑھایا ہے کہ اوروں کا مال کسی طرح کے وسایل سے حاصل کرنے لگا۔ اور یہ دغابازی کے طریقے اتنے بڑھ گئے کہ آج ان کا شمار کرنا حد امکان سے باہر ہو گیا ہے۔

آجکل کے بعض اخبارات میں بلا سوچے سمجھے مضامین دہر گھسیٹے جاتے ہیں۔ نہ نیکی کی طرف اکسانے والی باتوں کی طرف کوشش ہوتی ہے۔ اور نہ دنیاوی ترقی کی تدابیر بتائی جاتی ہیں۔ دوہا

دو بدھا میں دونوں گئیں مایا ملی نہ رام

گر کوئی دنیا کی مذمت کرتا ہے تو ایسا سادہ ہوانہ رنگ ڈھنگ دکھاتا ہے کہ بس جی یہی چاہتا ہے کہ فوراً گھر بار چھوڑ جنگل میں جا بسیں۔ اور دوسرا کوئی ہندوستان کی بدبختی کا رونا روتا ہے۔ تو اور ہی طرح کی آنکھیں پھر جاتی ہیں۔ اور خیالات کی جولانی اس ڈھنگ پر آٹھہرتی ہے کہ اور نہیں تو لوگوں کو مذہب مذہب پکار کے بھڑکا ہی چھوڑیں۔ مصرع۔

ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

کہاں مذہب اور کہاں دنیاوی معاملات۔ دراصل دنیا بلحاظ اپنی پیدائش کے بری نہیں ہے۔ مگر دوسرے معنی میں یعنی بلحاظ گناہ اور دغا دینے والی باتوں کے دنیا میں سخت برائی موجود ہے۔

خریداران نورافشاں کو مژدہ

ناظرین نورافشاں کو واضح ہو کہ اگر ہر ایک پرانا خریدار اس سال کے اپنے چندے کے ہمراہ تین نئے خریداروں کا چندہ بھی ادا کر دے تو اس کو نئی تصنیفات یعنی تواریخ کلیسیا کی ایک مجلد جلد مفت نذر ہوگی جس کی قیمت دو روپیہ ہے۔ اور نیز اگر ہر ایک اپنے چندے کے علاوہ ایک نیا خریدار پیدا کرے تو اس کو ذیل کی کتابوں میں سے ایک کتاب مفت ملیگی۔ ویدک شائستگی (رومن) قیمت ۸؍ بائیبل یا قرآن (اردو) قیمت ۱۰؍ استادوں کا مددگار واسطے سنڈے اسکول سبق۔ (رومن) قیمت ۶؍ یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۱۹۱۲ء تک منظور کی گئی ہے۔

ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں لودیانہ۔

اگر چوری کرنے والا پھر چوری نہ کرے اور اچھا پیشہ اختیار کرے اور اپنے کاروبار راستی سے چلاوے اور ہندوستان میں کے سارے بددیانتی کے مروج طریقوں کے مٹانے کی کوشش کی جاوے۔ اور تمام اہل تجارت نیک نیتی سے اپنے ملک کو فایدہ پہونچانے پر آمادہ ہو جاویں۔ نہ کہ سودیشی سودیشی کے بھیس میں (بمصداق کسب کا چوہر گوئی ہے) در پردہ لوٹ کھسوٹ لیویں تو البتہ بہت کچھ اہل وطن کی بہتری اور فلاح دنیاوی کی امید ہو سکتی ہے۔ اس طرح کی دنیا جہاں راستی اور صداقت بستی ہو۔ کون کہہ سکتا ہے کہ بری ہے جب لوگ جھوٹھ بولنا چھوڑ دیں۔ اور چوری اور دغابازی اور رشوت ستانی موقوف ہو جائے تو پھر دیکھو کہ یہ ہندوستان جنت نشان ہو جاتا ہے یا نہ؟ خدا جو محبت اور صلح اور نیکی کا سرچشمہ ہے وہ نہ صرف ہندوستان یا انگلستان بلکہ سارے جہان کے لوگوں کی بھلائی چاہتا ہے۔ اور اہل جہان کو پیار کرتا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے "خدا نے دنیا سے ایسی محبت رکھی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا۔ تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے"۔

کوئی نہ سمجھے کہ میں نے اس مضمون میں فقیرانہ لباس یا سادہ ہوانہ طرز کو برا کہا ہے۔ غور کر کے دیکھو کہ میں نے سستی کے طریقوں اور ہاتھ پاؤں سلامت ہوتے ہوئے گداگری کو البتہ برا کہا ہے۔ باقی رہا یہ کہ کیوں قدیم بزرگوں نے دنیا کو ترک کرنا بہتر سمجھا تھا کہ جنگل میں جا بسیں اس کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے خیال کیا تھا کہ جو چیزیں انسان کو خدا کا خیال اور دھیان کرنے سے روکتی ہیں وہ شہروں اور آبادیوں میں بکثرت موجود ہیں۔ اس لئے وہ شہروں سے باہر چلے گئے تھے۔ ان کا یہ خیال سچائی سے بالکل خالی نہ تھا۔ البتہ غلطی یہ تھی کہ انہوں نے دیگر پہلو پر نظر نہ دوڑائی تھی کہ انسان انسان کے ساتھ رہ کر ایک دوسرے کو فایدہ پہونچا سکتا اور کہ دنیا کو تیاگنا یا ترک کرنا صرف گناہ اور دغا اور ناجائز طریقوں کو ترک کرنے کا نام ہے نہ کہ بن باس ہو جانا۔

پس خوشی سے نوکری کرو اور مستعدی اور ہوشیاری سے زراعت اور تجارت کا کاروبار چلاؤ اور ساری بددیانتی کے طریقوں کو ترک کرو اور تیاگ دو۔ یوں ہی خدا کا مقصد یا بھی فایدہ رسانی میں پورا کرتے ہوئے دنیا کو آباد و معمور کرو۔ اور صلح و سلامتی کا پرچار کرو۔ کسی کو کلام یا قلم سے دکھ نہ پہونچاؤ۔ نہ اخباری دنیا میں ٹیڑھے مضامین لکھ کر ایک دوسرے پر طعن و تشنیع کرو۔ بلکہ ساری باتوں کے اوپر محبت کا کمربند

بہن لوبیوں ہر ایک نیک اور خوب بات کی پیروی کرنا ہی حقیقی فقیری اور سادھ شیلی ہے اور ہر ایک گناہ اور دغا کو ترک کرنا تارک دنیا ہونا ہے۔ نہ کہ جنگلوں میں جا رہنا اور راکھ ملنا اور طرح طرح کے طریقوں سے خدا کی دی ہوئی نعمتوں یعنے اپنے اعضاء کو تپسیا کے ذریعہ بیکار اور غیر مفید کر ڈالنا اور خدا اور انسان کی خدمت سے باز رہنا ۔

راقم میر عالم خاں مسیحی از پاکپتن

پٹھانکوٹ میں پلیگ

قصبہ پٹھانکوٹ میں عرصہ تخمیناً ایک ماہ سے بیماری پلیگ کا بہت زور ہے۔ جس کے انسداد کے لئے کمیٹی پٹھانکوٹ جو تجاویز عمل میں لا رہی ہے وہ نہایت ہی قابل تحسین ہیں۔ جملہ مکانات پلیگ زدہ کو خبر ہونے پر فوراً ڈس انفیکٹ کرایا جاتا ہے۔ بلکہ آس پاس کے چند مکانات کو بھی بذریعہ فنائیل وغیرہ کے صاف کرایا جاتا ہے۔ نالیاں اور دیگر مکانات اور غلیظ مقامات کی صفائی میں از حد کوشش ہو رہی ہے۔ بلکہ سنا گیا ہے کہ کمیٹی نے یہ انتظام جدید جاری کرنا تجویز کیا ہے۔ کہ جس قدر کھولا ہائے مکانات و دوکانات شہر میں موجود ہیں ان کی صفائی بخرچ کمیٹی کی جاوے امید ہے کہ اس تجویز کا بہت عمدہ اثر انسداد پلیگ پر پڑیگا۔ ہر روز تمام نالیوں کی دہلائی کے بعد ان میں فنائیل بذریعہ فوارہ دستک ہائے پچکا جاتا ہے۔ جناب تحصیلدار صاحب جو کمیٹی کے پریذیڈنٹ ہیں صفائی کا ملاحظہ کر کے مناسب ہدایات عملہ صفائی کے نام جاری کر کے بخوبی طور پر ان کا عملدرآمد کراتے ہیں۔ بلکہ ان مکانات کا بھی ملاحظہ خود فرماتے ہیں۔ جن میں پلیگ کیس ہوا ہو۔ تا کہ اگر عملہ کمیٹی کی طرف سے کسی قسم کی غفلت پائی جاوے تو اس کا تدارک کیا جاوے۔ جناب تحصیلدار صاحب پلیگ سے ہمدردی کرنے میں بے نظیر ہیں۔ ان کی ذات سے توقع ہے کہ اس موذی مرض کا اس چھوٹے سے قصبہ سے جلدی دفعیہ ہو جائیگا۔ بشرطیکہ خدا کا فضل شامل حال ہو۔ ہم صاحب سکرٹری کمیٹی کے از حد مشکور ہیں۔ جو انسداد پلیگ کے تدابیر میں سب سے زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں۔ بلکہ جس مکان میں کوئی شخص پلیگ سے بیمار ہو جاتا ہے۔ تو اس کے وارثان کو ہر قسم کی ہدایت متعلق صفائی ڈس انفیکٹنگ و ڈس کیٹنگ خود سمجھاتے ہیں بلکہ بعض موقعہ پر دیکھا گیا ہے کہ ایسے مقامات پر خود کھڑے ہو کر اپنے روبرو عمل کراتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ پلیگ میں کچھ کمی بمقابلہ گزشتہ ایام نظر آ رہی ہے۔ صاحب سکرٹری پلیگ کے ساتھ دلی ہمدردی سے مدد کر رہے ہیں۔ خدا ان کو جزا خیر دے دعا ہے کہ خداوند مسیح اس شہر کے بندوں پر اپنا رحم کرے اور اس موذی مرض سے اپنے بندوں کو نجات دے۔ آمین

خاکسار ۔ ڈکسن ۔ از پٹھانکوٹ ۔

روح القدس کی ملٹری ٹوری

گزشتہ سے پیوستہ

استیفان اسی طرح ایمان اور روح القدس سے معمور تھا۔ اور نیز برنباس بھی روح القدس اور ایمان سے بھرپور تھا۔ وہ شخص بھی جو بیواؤں کی خدمت کے لئے چنے گئے تھے روح القدس سے بھرے ہوئے تھے۔ پولوس روح القدس سے بھر کر اپنے بڑے مشنری سفروں میں ادھر ادھر پھرتا تھا۔ اسی طرح چارلس فنی روح کی بھرپوری سے سرگرم ہو کر زندگی کا کلام سناتا تھا۔ ایڈورڈز اور موڈی کا بھی ایسا ہی حال تھا۔ اس قسم کی کثرت کی زندگی خدا اپنے تمام فرزندوں کو ان کے سامنے پیدائشی حق اور جائز میراث کے طور پر پیش کرتا ہے۔ پولوس نے گلتیوں کے پانچویں باب کی ۲۲ اور ۲۳ ویں آیتوں میں روح القدس کے قیمتی پھلوں کی تصویر کھینچی ہے۔ اس میں ہم دیکھتے ہیں کہ

زیادہ محبت کی زندگی ہو

غور کرو کہ رسول تمام لوگوں کو مسیح کی محبت کی تکمیل میں پہنچانے کے لئے کیسی سرگرمی سے بھرا ہوا ہے۔ دیکھو استیفان میں جانوں کے بچانے کیلئے کیسی جوش و محبت پائی جاتی ہے۔ پطرس کیسی سرگرمی سے اپنے اس بیان کی کہ ہاں خداوند تو تو جانتا ہے کہ میں تجھے پیار کرتا ہوں کی صداقت کی گواہی دیتا ہے۔ رسول ان لوگوں کے لئے جو ہلاک ہو رہے ہیں ایسی زور دار محبت سے بھرا ہوا نظر آتا ہے کہ جس کو سوائے خدا کے اور کوئی انسانی دل میں ڈال نہیں سکتا اور نہ خدا کے سوا کوئی اس محبت میں سبقت لیجا سکتا ہے۔ یہ محبت ایسی عظیم ہے۔ کہ انسان کے چھوٹے سے دل میں سما نہیں سکتی۔ اور اس کے ٹوٹے ٹوٹے ہوئے اور جلتے ہوئے الفاظ ایسے کمزور ہیں کہ اس کا پورا بیان نہیں کر سکتے اور اس کا محنت و مشقت سے مارا کوٹا ہوا کمزور جسم اس لائق نہیں ہے کہ اس میں روحوں کے واسطے پرجوش محبت کی کامل بھرپوری پورے طور سے سما سکے۔ اسی طرح برنارڈ بھی اس الٰہی محبت سے معمور ہو کر جو اس کے دل میں تھی امریکہ کے انڈینس کے واسطے محنت کرتا ہے۔ روزہ رکھتا رہتا۔ اور اپنی جان دے دیتا ہے۔ چونکہ اس ملک سے جس کو اس نے اپنی خدمت کے لئے چن لیا تھا نکالا جاتا ہے۔ اگرچہ وہ بوہیمیا میں اپنے قدم جمانے کی کوشش کرتا ہے مگر کامیاب نہیں ہوتا۔ اور آخر کار بڑے دکھ اور تکلیف کے سبب قیدخانہ میں ہی ختم ہو جاتا ہے۔ باوجود اس قدر دکھوں کے اس کی محبت کا جذبہ کم نہ ہوا تھا۔ لوونگ سٹون بھی لق و دق جنگلوں میں سفر کرتا ہوا سخت تکلیفیں جھیلتا ہے۔ اور غلاموں کی بری دکھ دہ تجارت کو دیکھ کر دل شکستہ ہو جاتا ہے۔ باوجود اس کے محبت کا وہ جذبہ جو جوانی کے وقت اس کے دل میں جوش زن تھا کم نہیں ہوتا اور وہ مرتے ہوئے گھٹنوں پر ہی جان بحق ہو جاتا ہے۔ جین گریا خود ہی جلا وطن ہو کر مردم خواری میں جا رہتا اور ایسی ایسی مشکلات کا سامنا کرتا ہے کہ بڑے بڑے بہادروں کے دل کانپ اٹھتے ہیں۔ صبر سے محنت کرتا۔ بڑے ایمان سے دعا مانگتا۔ بے گزرا ہوئے دکھ سہہ کر بے بیان خوشی حاصل کرتا ہے۔ اگرچہ تمام دنیا کا سفر کرتا ہے۔ مگر اس کا دل روح کی بڑی محبت سے برابر حرکت کرتا رہتا ہے۔

ایسا کون شخص ہوگا جس کا دل ولایت کی ایک دولتمند

خاتون کی گنہگار ملکہ کو اُس کی شرمناک زندگی سے بچائے جانے کا قصہ پڑھکر کانپ نہ اُٹھا ہو۔ مسیح کی بڑی محبت سے مجبور ہو کر ایک مسیحی نے اس گم گشتہ بھیڑ کو بچانے کی کوشش کی۔ محبت سے مغلوب ہو کر یہ لیڈی اس گم گشتہ کے لئے بڑی سرگرمی سے دعا مانگتی رہی۔ یہاں تک کہ وہ اپنے گناہوں سے قائل ہوئی اور اُس کی محبت سے کھینچی جا کر اُمید کے دروازہ پر لائی گئی۔ محبت کے باعث ہی اس مسیحی لیڈی نے اُس کو اپنے ہاں خوشی سے قبول کیا اور اُس کے لئے اس قدر آنسو بہائے کہ اُس کا دل گناہ سے قائل ہو کر توبہ سے پگھل گیا۔ محبت سے محبت پیدا ہوئی۔ ایسی بری حالت سے بچائی جا کر اُس نے اپنی بچائی ہوئی زندگی کو مثل ایک کے عطردان کی طرح اُس کے قدموں میں بطور ہدیہ کے رکھ دیا جس کی محبت نے اُس کو بچایا تھا۔ چنانچہ دوسروں کو اس محبت کی کہانی سنانے لگی۔ قید خانوں شراب خانوں گلی کوچوں میں جہاں کہیں اُس نجات یافتہ نے اُس کی کہانی بیان کی جس نے مجھ کو بچا لیا۔ اور آپ کو ہمارے بارے میں [illegible] رہیں روح القدس کی جلتی ہوئی محبت سے اُس کی روح میں ایسی سرگرمی آگئی کہ گناہ سے سخت ہوئے ہوئے آدمی اُس کے جوش دار الفاظ کے اثر سے موثر ہو کر سرنگوں ہو گئے۔ اور روتے ہوئے خدا کی بادشاہت میں لائے گئے۔ اس مخصوص شدہ خاتون کی خدا کی محبت سے بھرپور زندگی کی دعا ایک سال تک بہتی رہی۔ اور ان سب کو جو اُس کے تعلق میں آئے زندہ کرتی اور اُکساتی رہی اور ایک سال کے بعد وہ اس کے پاس چلی گئی۔ جو اس کی اس محبت سے معمور زندگی کا سوتا تھا۔

میرے ایک دوست ہیں جو یسوع مسیح میں ہماری روح کے ساتھ محبت کے قیمتی بندھے ہوئے کی زنجیروں سے زیادہ جکڑے ہوئے ہیں۔ وہ خدا کے فضل سے نہایت ہی مکروہ اور خراب قسم کی روح کو برباد کرنے والی شغلانہ زندگی سے عجیب طور پر بچائے گئے ہیں۔ اپنی تبدیلی کے بعد کئی دلوں بلکہ ہزاروں تک تن ہی سے دنیاوی کاروبار میں لگے رہے۔ لیکن ایک دن اچانک روح القدس نے گمراہی ہوئی جانوں کا بوجھ ان پر رکھ دیا۔ روح کی ہدایت سے وہ ایک علیحدہ کمرے میں پہنچایا گیا اور گنہگاروں کے لئے خدا کی محبت سے اُس کا دل ایسا بھر گیا کہ وہ منہ کے بل گر کر گھنٹوں تک اُن کی نجات کے واسطے رو رو کر دعا کرتا رہا۔ اپنے خدا کی پرمحبت زندگی کی بشارت سے پُر ہو کر اردگرد کے دیہات میں جہاں مسیح کی خوشخبری کو پیش کرنے کی ضرورت تھی کلام سنانے لگا۔ چنانچہ اس کی تبدیلی کے بعد چند برسوں کے عرصے میں ہی خدا نے اس جاں نثار خادم کے وسیلے اُس کی

انعام

نور افشاں کے نئے خریداروں کیلئے

۲۵ دسمبر ۱۹۱۲ء تک جو صاحب پہلے نور افشاں کی خریداری کے لئے ہمارے پاس بھیج دینگے اُن کے نام شروع ۱۹۱۳ء سے ایک سال کے لئے اخبار نور افشاں جاری کرایا جائیگا اور ذیل کا انعام بھی ملیگا۔ نام اور ایڈریس خوشخط تحریر فرمایئے تاکہ کوئی واقعہ نہ ہو۔ درخواست کنندگان کی فہرست اور انعام پانے والوں کی فہرست بذریعہ نور افشاں شائع کرائی جائے گی۔

جس کی سب سے پہلے درخواست ہوگی

اوّل عمر دوم ۱۲ر سوم ۱۰ر چہارم ۱۰ر پنجم ۸ر ششم ۸ر ہفتم ۸ر

ناظرین جہاں تک آپ سے ہو سکے عوام کو اور دوستوں کو اور رشتہ داروں کو آگاہ کیجئے فقط

پادری۔ این۔ ل از خوشاب ضلع شاہ پور پنجاب

محبت سے معمور زندگی کے پھل کے طور پر چند سے زیادہ جانیں بچائیں۔ پیارو کیا ہم اس کثرت سے محبت والی زندگی میں چل رہے ہیں؟ کیا ہم اُس کی طاقت۔ خوشی اور صبر دیدی کو جانتے ہیں؟ اگر نہیں تو ہم اُس کی (جو اس غرض سے آیا کہ ہم نہ صرف [illegible] پیار کریں۔ بلکہ کثرت سے پیار کریں) بلاہٹ سے قاصر ہیں۔

نیز یہ **کثرت سے اطمینان** کی زندگی ہو

روح کا پھل سلامتی ہو (گلتی ۵: ۲۲) خدا کا اطمینان تمہارے دلوں اور خیالوں کی نگہبانی کریگا (فلپی ۴: ۷) اپنا اطمینان میں تمہیں دیتا ہوں (یوحنا ۱۴: ۲۷) باقی دارد

مضامین

کانشنس یا ضمیر

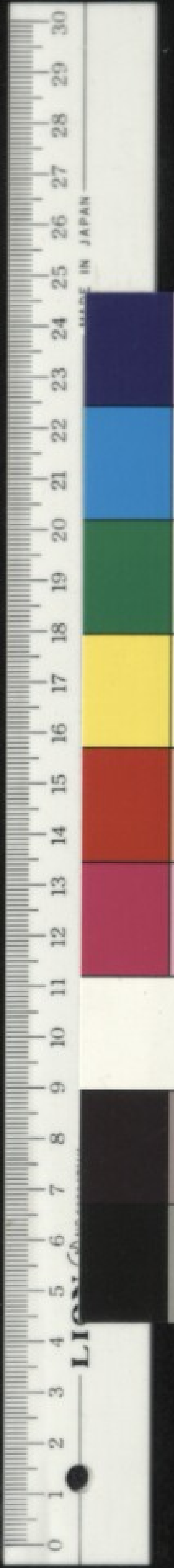
گذشتہ سے پیوستہ

اس آیت میں کانشنس کے کام کی نسبت ہدایتیں ہیں کاموں کے کرنے سے پیشتر کانشنس حکم کرتی ہے۔ جب کام انجام پا چکے تو کانشنس عدالت کرتی ہے۔ وہ راستوں کو بے جرم اور ناراستوں کو مجرم ٹھہراتی ہے۔

(۵) کانشنس نیکوکاروں کو جزا اور بدلہ دینے میں خدا کے شامل حال ہوتی ہے۔ جب کانشنس کسی کو بے قصور قرار دے تو بڑی اطمینان اور چین حاصل ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں خدا کے سامنے بڑی اُمید اور جرأت کی بتحاری (?) ہے۔ ایوب کی کانشنس نے اُس کی راستبازی پر صاف گواہی دی اور اُس کو بے اُمیدی سے بچالیا۔ کانشنس کی عدالت میں بے گناہ ٹھہر کر اُس کو پورا یقین اور خاطر جمعی تھی۔ خدائی سے بھی رہائی اور مخلصی حاصل ہوگی۔ ایوب ۱۹: ۲۵ "صادق شیر ببر کی مانند دلیر ہیں" امثال ۲۸: ۱۔ "اے عزیزو جب ہمارا دل ہمیں الزام نہیں دیتا تو ہمیں خدا کے سامنے دلیری ہوتی" ۱ یوحنا ۳: ۲۱ ایسی حالت میں بنی آدم کو بے خوف اور بے روک خدا کی بارگاہوں میں دخل ملتا ہے۔ "اُن کو بڑا چین ہے جو تیری شریعت کو دوست رکھتے ہیں" زبور ۱۱۹: ۱۶۵

فرمانبرداری کے لئے کانشنس کا اجر بہت بڑا ہے۔

۶۔ نافرمانوں کو سزا اور بدلہ دینے میں خدا نے کانشنس کو



اپنے ساتھ شریک کر لیا ہے۔ جب کانشنس کی حالت میں کوئی مجرم ہوتا ہے۔ تو خوف اور دہشت پیدا ہوتی ہے "شریر لوگ جبکہ کوئی اُن کا پیچھا نہیں کرتا۔ بھاگتے ہیں"۔ امثال ۲۸: ۱ بے چینی غالب ہوتی ہے۔ جیسا کہ کانشنس ہی کی گواہی دیتی ہے "اور داؤد کا دل جبکہ اُس نے لوگوں کا شمار کیا تو بے چین ہو گیا"۔ ۲ سموئیل ۲۴: ۱۰ داؤد کی بے چینی کا چشمہ کانشنس میں پایا جاتا ہے "شریروں کے لئے سلامتی نہیں ہے" یسعیاہ ۵۷: ۲۱ مسیحی مطلبوں کی عام رائے ہے کہ کانشنس مراد ہے۔ جیسا کہ اُس کیڑے کا ذکر کیا جاتا ہے۔ جو نہیں مرتا۔ مرقس ۹: ۴۴ و ۴۶ و ۴۸ دُکھ دیکھنے کے لئے کانشنس کی جُزئی زور آوری ہے۔ اور بے شمار آدمیوں نے اس دُکھ کا تجربہ حاصل کیا ہے۔ کانشنس ہمیشہ اسی حالت میں دُکھ دیتی ہے جبکہ شریعت کی نسبت حکم عدولی اور نافرمانی واقع ہوئی۔

باقی دارد

ضرورت

۲/۲

مشن انڈسٹریل سکول سہارنپور کی پرائمری ڈیپارٹمنٹ کے واسطے مندرجہ ذیل استادوں کی ضرورت ہے۔ اوّل ہیڈ ماسٹر (جس کی بیوی پریپریٹری کلاس کو پڑھا سکے ترجیح دی جائیگی۔ دوم۔ دو استادوں کی جو صرف تجربہ کار اور سرگرم مسیحیوں کی جو کہ روحانی باتوں اور بچوں کی ضروریات سے اچھی طرح واقف ہوں۔

درخواستیں مع اسناد (جو کہ واپس نہیں کیجائیں گی) منیجر مشن سکول انڈسٹریل سکول سہارنپور یو۔ پی کے نام آنی چاہئیں۔

ضرورت

۲/۲

پٹھانکوٹ گرلس سکول کے واسطے ایک بی۔ اے وی۔ ٹیچر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ معقول دیجاوے گی۔ درخواستیں بنام منیجر صاحب گرلس سکول پٹھانکوٹ آنی چاہئیں۔

شعر و سخن

پیغام فرشتہ

از منشی بھگوانداس گشتہ فیض آبادی

(ڈپٹی اخبار ستیہ بدنی نما س۔ بانت پورہ (یو پی))

مخمس

(خاص نور افشاں کے لئے)

ہے سامنے کُھلا ہوا میداں چلے چلو
باغِ مُراد ہے ثمر افشاں چلے چلو
دریا ہو بیچ میں کہ بیاباں چلے چلو
ہمت یہ کہہ رہی ہے کھڑی ہاں چلے چلو
"چلنا ہی مصلحت ہے میری جاں چلے چلو"

ہیں کوہ و دشت جیسے کہ پھولا پھلا چمن
دامن ہیں بھرے ہوئے نسرین و نسترن
سبزے ادھر اُدھر ہیں اُمیدوں کی موجزن
اس دشت میں نہ دوڑ سکے گا کہ ہرن
"وہ نکہت وری کی طرح خراماں چلے چلو"

دُکھ کھوئے اپنے نشاں ننگ و نام نے
بانسری ہے گر کس کے ہر ایک شاد کام نے
کیوں اس طرح کرو گے تھک کے تھامنے
دیوار باغ وہ نظر آتی ہے سامنے
سرو سہی کے سر ہیں نمایاں چلے چلو۔

آئینۂ دل کو گرد سے مجھ صاف رکھو | پوچھے کوئی اب وہ کہہ رہے تو ٹال دو
شیطاں جو غیبہ ہوائے تو دل سے نکال دو | ہو خوف کا خیال تو نہ دل پہ ڈال دو
"ہر آپ لگے شیر نیستاں چلے چلو"

گشتہ جو عنکا پھرتا ہے یہاں پر | اب رہ ان کی جستجو ہے پرکل پر
جنگل میں کارواں ہیں پر منزل ہے | جو ترجمہ ہے ... [illegible]
"تھکنے کا یہ مقام نہیں ہاں چلے چلو"

انتخاب الاخبار

چین کا کیا حشر ہوگا؟

جاپان کے اہل الرائے آجکل چین کی آئندہ حالت کے متعلق رائے زنی کر رہے ہیں۔ چنانچہ ٹرکیو کے ایک صاحب [illegible] ہیں کہ جاپان میں آجکل یہ خیال پیدا ہوا ہے۔ کہ چین کے متعلق یورپ کی قوتوں نے جو میلان ظاہر کیا ہے اُس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا کہ چین کا حصہ بخرہ ہو جاویگا۔ جاپانی اہل الرائے کہتے ہیں کہ چینی جیسی عظیم الشان قوم اور چین ایسی بڑی سلطنت جسکا رقبہ [illegible] لاکھ میل مربع ہے۔ کیونکر متحد ہو سکتی ہے۔ جبکہ وہاں نہ تو آمدورفت کی آسانیاں ہیں اور نہ عملی طور پر گورنمنٹ پائی جاتی ہے۔ جب وطن کا ولولہ بھی کم ہو رہا ہے اور کوئی لیڈر ایسا نہیں ہے۔ جس کی عام طور پر قدر و عزت ہوتی ہو۔ اہل جاپان کی نظر میں آج چین کی وہی حالت ہے۔ جو عہد انقلاب کے جاپان کی حالت تھی۔ جاپان میں اس وقت یہ حالت تھی کہ بہت سے گروہ باہم لڑ رہے تھے۔ دولہائے یورپ نے یہ حالت دیکھکر جاپان کے معاملات میں بالتہ اس وقت دخل انداز ہونے کا ارادہ ظاہر کیا تھا۔ لیکن برخلاف اہل چین کے جاپانیوں میں حب وطن کا وہ جوش تھا کہ جب انہوں نے دیکھا کہ ایک بڑی آفت ناگہانی آنے والی ہے تو تمام ذاتی تعصبات اور اختلافات کو دور کر کے اپنے ملک کو دولہائے یورپ کی چال سے بچانے کے لئے مستعد ہو گئے۔ اہل چین کی یہ حالت ہے کہ وہ بجائے اس کے کہ دولہائے یورپ کو دخل اندازی کرو دیں۔ اُن کو دخل انداز ہونے کی دعوت دے رہے ہیں۔ جاپان نے شوگن کی افواج کو زک پہنچانے کے لئے خارجی امداد لینے سے انکار کیا۔ لیکن چین کی پالیسی اس کے برعکس ہے اور وہ خود اپنی قوم کی تباہی کا سامان کر رہی ہے۔ مسٹر اوفش صاحب جنکا شمار جاپان کے اہل الرایوں میں ہے فرماتے ہیں کہ اگر تبت اور منگولیا خود مختار ہو گئے۔ یا غیر ملکی دول کے فرمانبردار ہو گئے تو چین کا حصہ بخرہ شروع ہو جائیگا۔ اور اس وقت جاپان کا فرض

ہوگا کہ چین کو یورپ کے اثر سے بچا دے۔ اگر چین میں یورپین قوتوں کو استحکام ہوگا تو پھر جاپان کے لئے بھی خطرہ ہے۔ آپ کی رائے یہ ہے کہ اب چین دول ہائے یورپ کی دست برد سے بچتا نظر نہیں آتا ہے۔ اب چین کے واسطے بہبودی کی یہی صورت نظر آتی ہے کہ گرد نواح کے صوبجات سے ہاتھ دھوئے اور ایک ایسی حد تک یہ چینی مملکت کو مستحکم بنیاد پر قائم کرے کہ دول ہائے یورپ اُس کی جانب ہاتھ نہ بڑھا سکیں۔ کیونکہ جاپان کو اس معاملہ میں خاص تعلق ہے۔ پس مسٹر اوش کی یہ رائے ہے۔ کہ جاپان کو اس موقعہ پر خاموش نہ رہنا چاہئے۔ اہل جاپان خوش ہیں کہ امریکہ چین کے معاملات میں زیادہ دخل انداز ہونے کی خواہش ظاہر نہیں کرتا ہے۔ لیکن برطانیہ عظمیٰ روس فرانس اور جاپان انہیں کے ہاتھ میں سلطنت چین کی آخری قسمت کا فیصلہ ہے۔ لیکن یہ بھی یقین کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کوئی اُلجھن پیدا ہوئی تو اس وقت جرمنی اور امریکہ بھی اپنے مطالبات ضرور پیش کرینگے۔

(ہندوستانی)

اب گائے کی ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

یورپ کے مقام فرانک فورٹ میں جو مصنوعی دودھ بنایا جاتا ہے۔ اُس میں گائے کے دودھ کا ذرا سا بھی حصہ نہیں ہوتا بشکل و صورت میں وہ گائے کے اصلی دودھ کی مانند ہوتا ہے۔ بلکہ چکنائی اُس میں گائے کے دودھ سے زیادہ ہوتی ہے سائنس دانوں نے کیمیاوی طریق سے معلوم کرکے امتحان کیا ہے۔ کہ یہ دودھ زیادہ پاکیزہ زیادہ صاف۔ زیادہ زود ہضم اور زیادہ طاقت بخشنے والا ہے۔ یہ دودھ ایک کارخانہ میں ان نباتات سے بنایا جاتا ہے۔ جنکے کھانے سے گائے زیادہ دودھ دیتی ہے۔ اس دودھ میں وہ تمام چیزیں جو گائے کے دودھ میں ہوتی ہیں اسی مقدار میں پائی جاتی ہیں جس مقدار میں کہ گائے کے دودھ میں ہوتی ہیں۔ موجد کا دعوےٰ ہے کہ دودھ کے لئے اب گائیوں کی ضرورت باقی نہیں رہیگی۔ یہ ایجاد اپنی نوعیت کے لحاظ سے نئی اور نرالی ہے۔

(راجپوت گزٹ)

عقل اور حافظہ بڑھانے کی ترکیب

اب تک بجلی کی طاقت سے جو جو کام لئے گئے ہیں۔ اُن میں سے ہر ایک بذات خود حیرت انگیز اور مفید ثابت ہوا ہے۔ مگر اب امریکہ کے ملک صوبجات متحدہ میں یہ تجربہ کیا جا رہا ہے کہ بجلی کی طاقت سے کند ذہن اور کم سمجھ لڑکوں کی ذہنی اور دماغی طاقت بڑھائی جاوے۔ اس تجربہ میں خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہے۔ جب بچے سبق پڑھنا شروع کرتے ہیں تو برقی طاقت کی لہر ان کے جسموں میں داخل کی جاتی ہے۔ مغرب یعنی یورپ اور امریکہ کے لوگ بھی غضب کے لوگ ہیں جو ہر چیز سے انتہا درجے کے فوائد اُٹھا رہے ہیں۔ پھر بھلا وہ ہم ہندوستانیوں کے مقابلہ میں کیوں نہ کامیاب اور صاحب اقبال ہوں؟ (ع)

برٹش گیانا میں بلوہ

ہمعصر پایونیر رقمطراز ہے کہ ۱۹ ستمبر کو برٹش گیانا میں گرس کیمبل اینڈ کمپنی کے علاقہ میں بلوہ ہوا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک ہندوستانی قلی گولی کے زخم سے مرا اور مسٹر نرسنگین صاحب مینیجر علاقہ ہذا گرفتار ہوئے اور ۴۲ بلوائیوں پر مقدمہ قائم ہوا۔ واقعات یہ ہیں کہ قریباً دو سو قلی اس بنا پر ناراض ہو گئے کہ انکو جو مزدوری دیجاتی کم ہے۔ چنانچہ قلیوں نے کام بند کردیا اور مینیجر کے مکان کی طرف روانہ ہوگئے اور ایک اوورسیر نے مینیجر صاحب کو اس واقعہ کی خبر دی چنانچہ مینیجر صاحب معہ اپنے ڈپٹی مینیجر کے قلیوں کے جتھے کیطرف گھوڑوں پر سوار ہو کر چلے۔ لیکن اس درمیان میں اُنہوں نے یہ محسوس کیا کہ اپنی سلامتی کی تدبیر یہی ہوگی کہ قلیوں سے روکنے کا سامان کیا جاوے۔ چنانچہ وہ بھی مینیجر صاحب کے مکان کی جانب پلٹ پڑے۔ اور قلیوں کے جتھے نے اس کا تعاقب کیا۔ وہ دونوں صاحبوں نے فوراً مکان کی حفاظت کی تدبیر کی۔ اور جب قلی مکان کے قریب آگئے تو اُن کو کہا کہ خبردار احاطہ میں نہ آنا ورنہ تم پر گولی چلائی جائے گی۔ لیکن قلی اندر گھس پڑے اور ان پر قریباً چھ فائر ہوئے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ چونکہ قلیوں کو نشانہ بنانا مقصود نہ تھا۔ بدیں وجہ صرف ایک قلی زخمی ہوا۔ اس کے بعد قلی احاطہ کے اندر نہیں آئے اور زخمی قلی کو اُٹھا کر وہاں سے واپس آگئے۔ زخمی قلی کو چارپائی پر ڈالکر تمام قلی جارج ٹون کی طرف روانہ ہوئے۔ جو وہاں سے ۱۲ میل کے فاصلے پر ہے۔ وہ شہر میں ماتم کی حیثیت سے اپنے جھنڈے و دیگر اوزار کندھوں پر رکھے ہوئے داخل ہوئے جس سے جارج ٹون میں ایک خوفناک سنسناہٹ پیدا ہوگئی قلی سیدھے گورنمنٹ ہوس میں پہونچے اور اُنہوں نے گورنر صاحب سے ملاقات کرنے کی درخواست کی۔ چنانچہ یہ درخواست منظور ہوئی۔ قلیوں کی جانب سے ایک ڈیپوٹیشن نے سب ماجرا سنایا۔ گورنر صاحب نے صلاح دی کہ اُن کو حکام بھرتی کے پاس جانا چاہئے۔ جو ضرور اُن کے ساتھ انصاف کرینگے۔ زخمی قلی ہسپتال گیا۔ جہاں وہ عمل جراحی ہونے کے تھوڑی دیر کے بعد مرگیا۔ دو انگریز اور دو ایسٹ انڈین جوری کے روبرو نعش کا معائنہ ہوا اور اُنہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ گولی کے زخم سے موت واقعہ ہوئی۔ اور یہ گولی کسی شخص نے جس کا نام معلوم نہیں ہے حملہ روکنے کی غرض سے ماری تھی۔ بعد ازاں مینیجر صاحب گرفتار ہوئے۔ ۴۲ قلی بلوہ کے الزام میں گرفتار کئے گئے۔ قلیوں کی جانب سے یہ بحث پیش ہوئی کہ اُنہوں نے کسی کو ہلاک کرنے کی غرض سے حملہ نہیں کیا اب مقدمہ عدالت فوجداری میں پیش ہے دیکھئے کیا حشر ہوتا ہے۔

(ہندوستانی)

صوفیہ ۲۲۔ بلغاریوں نے ڈیڈیگچ اور سوو وستو پر قبضہ کرلیا ہے۔ اور اسکے سبب سے قسطنطنیہ کے مغربی حصہ تمام ملک بلقانی ریاستوں کی پیشقدمی کے لئے کھلگیا ہے۔

دیگر کتب

حل مشکلات	پروفیسر جمیس آر صاحب حصہ اول ۶ر +
تحقیق بائبل	مصنفہ مرقس ڈاڈز صاحب ۔ ۴ ، ر +
طالبان حق	کینن فیر صاحب ڈی ۔ ڈی ۔ ۹ ر +

سوال وجواب

	قیمت	
فارسی اردو		۲ پائی
رومن اردو	″	۲ پائی
گورکھی	″	۲ پائی
بچوں کی پرورش	″	۱ر
تواریخ بائبل	″	عہر
حیات مسیح	″	۱۲ر
مسیح کا نمونہ	″	۸ر
سبد غزلیں اردو	″	۱ر
گورکھی	″	۱ر

۱۔ اسلام میں مسیح ۱ر	۴۔ بشنو کے دس اوتار ۲ر
۲۔ ینابیع القرآن ۳ر	۵۔ آواگون یا آئندہ زندگی ۲ر
۳۔ بائبل یا قرآن ۱ر	۶۔ تناسخ کا کھنڈن ۲ر

۷۔ سیر ہند معہ تصویرات اردو ۱ر

کوئی گھرانہ سے خالی نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ان کے مطالعہ سے ہر گھر کے لئے امداد مل سکتی ہے

۱۔ رامپال سنگھ رومن اردو ۸ر

۲۔ تلاش حق اردو و رومن اردو ۳ر ۹ر +

۳۔ دولت لازوال اردو ۳ر ۔ ۵ر ۔ ۸ر

رومن اردو ۸ر +

۴۔ عزت بے مثال اردو ۳ر ۔ ۵ر ۔ ۸ر

رومن اردو ۸ر +

۵۔ اصلاح اخلاق ۴ر +

۶۔ ہند کی افلاس کا انسداد ۱ر +

۷۔ شادی کی بابت خیالات ۱ر +

۸۔ سچی اور جھوٹی خیرات ۳ پائی +

۹۔ صفائی کی ضرورت ۳ پائی +

۱۰۔ رہنمائے تعلیم رومن اردو ۴ر +

تواریخ کلیسیا
دی ہسٹری آف دی چرچ

یہہ کتاب ترمیم کر کے بنام کلیسیا کی تواریخ کا اختصار جو کہ [illegible] میں چھپی تھی ۔ پادری ۔ ای ۔ ایم ویری صاحب ڈی ۔ ڈی نے جسوقت وہ تھیالوجیکل سیمنری سہارنپور میں پروفیسر تھے ۔ تیار کی تھی یہہ ترمیم شدہ کتاب بہت جلد تیار ہو جائیگی ۔ اس میں کلیسیا کے حالات مختصر طور پر شروع سے آجتک کے درج ہیں ۔ یہہ نہ صرف تکمیل تک ہے ۔ بلکہ عام ناظرین کے لئے دلچسپ کتاب ہے ۔ قیمت فی جلد عہر +

باغ دل
دی گارڈن آف دی ہارٹ

یہہ ایک سہ ماہی پیارا رسالہ انگریزی اور فارسی اردو میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپا ہے ۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ایک روپیہ ہے اگر چھہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں ۔ تو فی کاپی بارہ آنہ چارج کیا جاتا ہے درخواستیں کثرت سے آرہی ہیں ۔ اور زیادہ کی بھی ضرورت ہے یہہ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے ۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی ۔ نمونہ چار آنہ کا ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے درخواستیں بنام پادری ای ۔ ایم ویری ڈی ۔ ڈی ۔ آنریری سکریٹری سی ۔ ایل ۔ ایس لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں

یہہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ معرفت پادری ای ۔ ایم ویری صاحب آنریری سکریٹری سی ۔ ایل ۔ ایس بذریعہ وی ۔ پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

پادری ای۔ ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی ایڈیٹر و مینیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام واکلی براؤن چھپا